امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مشکل حالات میں ثابت قدمی......
■ خطبات (تبصرۂ کتاب)
■ مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر......
■ خوشحال زندگی کے رہنما اصول
■ بی جے پی کا نیو انڈیا
■ اخبار جہاں، ملی سرگرمیاں، ہفتۂ رفتہ

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 38 مورخہ ۷/صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۷/اکتوبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

بین السطور

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

دھری چال

اب یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ امریکہ اور اسرائیل دنیا میں دہشت گردی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں، وہاں حکومتیں بدلتی رہی ہیں، لیکن پوری دنیا کے حوالہ سے ان کی سوچ میں کوئی بڑا فرق کبھی نہیں آیا، روس کے سقوط کے بعد ان کی دادا گیری نے عراق، لبنان، افغانستان، یمن وغیرہ کو تباہ کرکے رکھ دیا، پہلے امریکہ نے دہشت گردوں کو کھڑا کیا اور بعد میں اسی کا سہارا لے کر ملکوں میں فوج کے داخلے کی راہ ہموار کی اور ملک کو تباہ و برباد کرنے میں کلیدی رول ادا کیا، اس سے اس کی نفسیاتی تسکین بھی ہوئی اور ہتھیاروں کی فروختگی کے لیے نئے مارکیٹ بھی اسے ملے۔ اس وقت امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ کی سرکار ہے، جس کی ضد، ہٹ دھرمی مشہور ہے، وہ اس وقت ہندوستان اور سعودی عرب سے دوستی کی پینگیں بڑھا رہا ہے، امریکہ کے ہوسٹن میں ہاؤڈی مودی پروگرام میں ڈونالڈ ٹرمپ کی شرکت اسی بڑھتی ہوئی دوستی کی غماز ہے۔

روس کے کمزور پڑنے کے بعد ہندوستان کا امریکہ کی طرف جھکاؤ فطری ہے، علاقہ میں پاکستان کی چین سے دوستی کی وجہ سے بھی ہندوستان کی مجبوری یہ ہے کہ علاقہ میں طاقت کا توازن بحال رکھنے کے لیے اس دوستی کو مزید مضبوط کرے، اس لیے یہ دونوں سٹے ہوئے ہیں۔ اس وقت امریکہ کی چال یہ ہے کہ کشمیر مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان کو جنگ کی آگ میں جھونک دیا جائے، پاکستانی وزیر اعظم عمران خان کے بیانات بھی اس میں کلیدی رول ادا کر رہے ہیں، انہوں نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ دہشت گردی معاملہ میں امریکہ کا ساتھ دینا پاکستان کی بڑی بھول تھی۔ دوسری طرف امریکہ، سعودی عرب اور ایران کو لڑا کر تماشہ دیکھنا چاہتا ہے، ایرانی حکمرانوں کے بیانات نے ڈونالڈ ٹرمپ کی انانیت کو دھکا پہونچایا ہے اور ٹرمپ اس کا بدلہ ایران سے لینا چاہتے ہیں، اس کے لیے سعودی عرب سے اچھا مہرہ دوسرا نہیں ہوسکتا، اس طرح سعودی عرب کی معیشت کمزور ہوگی، یمن میں اس نے اپنی فوج بھیج کر اب تک مخالفت ہی مول لی ہے اور حوثی باغیوں نے سعودی عرب کے اندر تک حملہ کرکے اس کی دفاعی صلاحیت کا پول کھول دیا ہے۔

ایسے میں دنیا ایک نئی جنگ کے دہانے پر پہونچ گئی ہے، جنگ سے مسائل تو حل ہوں گے نہیں، کچھ نئے مسائل پیدا ہوجائیں گے، پھر چونکہ یہ لڑائی ہندوستان، پاکستان اور سعودی عرب و ایران کی زمین پر لڑی جائے گی اس لیے کھنڈر اور ویرانے میں یہی ممالک تبدیل ہوں گے، امریکہ کو ہتھیار بیچنے کا موقع ملے گا اور وہ دور کھڑا تماشہ دیکھے گا، اس لیے چاروں ملکوں کو چاہیے کہ وہ اس سازش کو سمجھیں اور بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں۔

سیلاب کا قہر

دو دن کی موسلا دھار بارش نے انسانی زندگی کے تمام معمولات ٹھپ کرکے رکھ دیے، ملک کی کئی ریاستوں میں سیلاب نے وہ قہر ڈھایا کہ ایک سو سے زائد لوگ موت کے گھاٹ اتر گیے، اب بھی لوگ پانی سے گھرے ہوئے ہیں اور کھانے پینے کو محتاج ہیں، بہار کی راجدھانی پٹنہ کے کئی محلے اب بھی زیر آب ہیں، راحت رسانی اور متاثرین کو نکالنے کے لیے ہر ممکن انتظام کیا گیا ہے، لیکن آفت کے مقابلہ میں یہ کم ہے، بہار سرکار نے ساری سرکاری مشنری کو اس کام میں لگا دیا ہے، راحت کاری میں ۳۵/موٹر بوٹ، ۸۳/ٹریکٹر، دس بس اور پندرہ ای رکشہ کا استعمال کیا جارہا ہے، ۲۴ گھنٹے پمپ کے ذریعہ جنگی سطح پر پانی نکالا جارہا ہے، لیکن جل جماؤ میں کمی نہیں آرہی ہے، ہیلی کاپٹر کے ذریعہ فوڈ پیکٹ بھی گرائے جارہے ہیں، بہار کے نائب وزیر اعلیٰ سوشیل کمار مودی بھی پانی میں پوری طرح گھر گیے اور تیسرے روز ان کو کشتی کے ذریعہ پانی سے نکالا گیا، ظاہر ہے جب اعلیٰ عہدے پر متمکن لوگوں کا یہ حال ہے تو ہمہ شما کی کیا گنتی ہے، جتنی پریشانی اٹھانی پڑے کم ہے۔ دراصل پانی نکلنے کا جو راستہ ہے وہ ہمیشہ کچڑے اور غیر ضروری سامان سے بند ہوجاتا ہے، اب یہ ذمہ داری نگر نگم کی تھی کہ وہ موسم برسات سے قبل نالوں کی صفائی کروادے، تاکہ پانی بآسانی ڈرین اور نالیوں کے ذریعہ اپنی جگہ پر پہونچ جائے، لیکن ایسا ہو نہیں پاتا ہے، خود شہریوں میں اتنی بیداری نہیں ہے کہ وہ اس مسئلے کی نزاکت کو سمجھیں اور نالیوں میں کچڑا نہ پھینکیں، بدقسمتی سے ہمارے شمالی بہار میں اس معاملہ میں انتہائی سستی پائی جاتی ہے، اور کچڑے نالے میں پھینک دیے جاتے ہیں، جس سے صورت حال انتہائی خطرناک ہوجاتی ہے۔ پٹنہ کے علاوہ ریاست اور ملک کے دوسرے حصوں میں بھی سیلاب کا قہر پوری آب وتاب سے جاری ہے اور وہاں کے باشندوں کو غیر معمولی مصیبتوں کا سامنا ہے، دوسری طرف ہر سیلاب زدہ علاقہ کے قریب بڑی ایسی آبادیاں ہیں، جن کو اس مصیبت کا سامنا نہیں ہے، ایسے تمام لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اس مصیبت سے انہیں بچالیا، شکرگذاری کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ متاثرین کی عبوری راحت اور مستقل باز آبادکاری کے لیے آگے آیا جائے اور متاثرین کو ہر ممکن راحت پہونچانے کی کوشش کی جائے۔

جن علاقوں میں امارت شرعیہ کے نقباء اور بلاک سطح کے ذمہ دار ہیں، ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ایسی آبادی کا سروے کریں اور اپنی سطح سے امدادی کام شروع کردیں، اس وقت اس سے بہتر اور اچھا کام کچھ نہیں ہے، اپنی سروے رپورٹ اور کام کی تفصیلات سے مرکزی دفتر امارت شرعیہ کو بھی مطلع کرتے رہیں، تنظیمی کام اطلاعات، رابطہ اور باہمی تعاون سے ہوتا ہے، آپ کی یہ سرگرمی پریشان حال لوگوں کے لیے آرام اور تنظیم کے لیے بھی نیک نامی کا سبب ہوگا۔

این آرسی صرف مسلمانوں کے لیے، کاغذات ٹھیک کرلیں: حضرت امیر شریعت

”نیشنل رجسٹر آف سیٹزن (این آرسی) پر پورے ملک میں کام ہوگا، اور نیشنل پوپلیشن رجسٹر (این پی آر) کے بعد این آرسی کا معاملہ سامنے آئے گا، اور نتیجہ کے اعتبار سے یہ صرف مسلمانوں کے خلاف ہوگا، مسلمانوں کو کسی بیان یا گفتگو کی وجہ سے شک وشبہ میں نہیں پڑنا چاہئے، یکسوئی کے ساتھ کسی الجھن اور پریشانی کے بغیر اپنے کاغذات اور دستاویزات تیار کرلینے چاہئیں“۔ یہ باتیں مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی دامت برکاتہم نے ایک صحافتی بیان میں کہی ہیں۔ انہوں فرمایا کہ ابھی کل کی بات ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کلکتہ میں کہا ”کہ ہندو شرنارتھی کو جانے نہیں دیں گے (بنگلہ دیش) اور گھس پیٹھیوں (مسلمانوں) کو رہنے نہیں دیں گے۔“ چند دنوں پہلے جمعیۃ علماء ہند (میم) کے ایک وفد کی امت شاہ سے ملاقات میں این آرسی کا بھی معاملہ آیا، جمعیۃ علماء کی رپورٹ کے مطابق اس موقعہ پر وفد کے سامنے امت شاہ نے کہا کہ این آرسی ساری دنیا میں لاگو ہے، (جو صحیح بات نہیں ہے) اس لیے بھارت میں بھی لاگو ہوگا، لیکن یہ کسی خاص مذہبی طبقہ کے خلاف نہیں ہوگا۔ اس بات سے وفد مطمئن ہوگیا——— حضرت امیر شریعت نے اپنے بیان میں کہا کہ امت شاہ کا یہ کہنا کہ ”این آرسی کسی خاص مذہبی طبقہ کے خلاف نہیں ہوگا“ گمراہ کن ہے، اور اس کا سچائی سے کوئی تعلق نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے پچھلے سیشن میں سیٹیزن شپ بل پیش ہوچکا ہے، جس میں پوری صراحت کے ساتھ یہ بات لکھی ہے کہ افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش سے آنیوالے ہندو، سکھ، عیسائی، جینی اور بدھسٹ کو بھارت میں رہنے دیا جائے گا، (اور کچھ قانونی خانہ پری کے بعد) ان کو بھارتی شہریت دی جائے گی، پارلیمنٹ میں پیش ہونے والے اس بل میں کہیں مسلمانوں کا ذکر نہیں ہے، یعنی مسلمان اگر این آرسی سے باہر رہ گئے، تو انہیں بھارتی شہریت نہیں دی جائے گی، اسی کو امیت شاہ نے کہا کہ گھس پیٹھیوں کو رہنے نہیں دیا جائے گا——— کسی کو بھی بھارت سے روانہ کردینا آسان نہیں ہے، اس کام میں قانونی دشواریاں ہیں، لیکن مسلمانوں کو ڈیٹنشن کیمپ (عارضی قید خانہ) میں رکھا جائے گا، اور برسوں اس کام میں ملک کے باشندوں کو الجھائے رکھا جائے گا، جیسا کہ آسام میں ہوا۔

حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ صورتحال بہت صاف ہوچکی ہے، پارلیمنٹ کے پچھلے سیشن میں جو بل آیا ہے، اسی پس منظر میں کلکتہ میں وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ جو بھی ہندو، سکھ، جینی، بدھسٹ اور کرسچن یہاں آئے ہیں، وہ شرنارتھی ہیں، انہیں ناگرکتا (شہریت) دی جائے گی اور جو گھس پیٹھیے (مسلمان) ہیں، انہیں ملک سے نکالا جائے گا—— این آرسی کے پیش نظر ڈیٹنشن کیمپ (عارضی قید خانہ) بنانے کی ہدایت مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کی دیدی ہے، اور بعض صوبوں نے اس ہدایت پر عمل کرنا شروع کردیا ہے، اور یوپی حکومت نے بغیر این آرسی کے جھگی جھوپڑی میں رہنے والے بنگلہ دیشیوں کو تلاش کرنے کا حکم دیدیا ہے، ساتھ ہی یہ تلاش اور انکوائری ان غریب ہندوستانیوں کی بھی ہوگی جو محنت مزدوری کرنے کے لیے دوسرے صوبوں میں گئے ہیں، اور جھگی جھوپڑی میں رہتے ہیں۔

حضرت امیر شریعت نے خبردار کیا کہ ان حالات کی وجہ سے کسی کو شک وشبہ میں نہیں رہنا چاہئے، اور کسی خوف اور الجھن کے بغیر جہاں تک ممکن ہو کاغذات اور دستاویزات درست کرلینے چاہئیں ——— ابھی ہر جگہ بی ایل او کے ذریعہ ووٹر آئی کارڈ کو ٹھیک کیا جارہا ہے، ایک ایک آدمی (مرد وعورت اور اٹھارہ سال یا اس سے اوپر کے جوانوں) کے نام، والد کا نام، عمر پتہ صحیح کرانا ضروری ہے، الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر بھی کمپیوٹر اور موبائل کے ذریعہ یہ کام ہوسکتا ہے۔ نوجوانوں کو اس کام میں پوری دلچسپی لینی چاہئے اور ہر جگہ موبائل کے ذریعہ ووٹر آئی کارڈ کو درست کرنا چاہئے۔

اللہ کی باتیں---رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

اظہار نعمت

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ھذا من فضل ربی، میرے پروردگار کا فضل وکرم ہے تاکہ میری آزمائش کرے کہ میں شکرادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں؟ اور جو شکرادا کرے گا وہ اپنے ہی لئے شکرادا کرے گا اور جو ناشکری کرے گا تو وہ جان لے کہ میرا پروردگار بہت بے نیاز اور بڑے کرم والا ہے (سورہ نمل ۴۰)

مطلب:۔ قرآن مجید کے سورہ نمل میں کئی سبق آموز باتوں کا ذکر ہے، توحید ورسالت، قیامت کے مناظر اور قرآن کریم کی صداقت کے ساتھ حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ ہے، گیارہ سو سال قبل مسیح، حضرت سلیمان ایک جلیل القدر اور عظیم المرتبت نبی گذرے ہیں جنہیں اللہ نے نبوت اور سلطنت سے نوازا تھا، وہ انسانوں کے علاوہ جنات اور پرندوں پر بھی حکومت کرتے تھے، ان میں دو خصوصیات تھیں، ایک یہ کہ وہ چرند وپرند کی بولیاں سمجھ لیتے تھے، چنانچہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گذر ایک ایسی وادی سے ہوا جس میں چیونٹیاں کثرت سے رہتی تھیں، ان چیونٹیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ سوراخ میں داخل ہوجائیں، کیونکہ حضرت سلیمان کا لشکر آرہا ہے، وہ انہیں مسل کر رکھ دیں گے، حضرت سلیمان علیہ السلام یہ سن کر مسکرائے اور اللہ کا شکرادا کیا۔

عربی زبان میں نمل کے معنی چیونٹی کے آتے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام نمل رکھا گیا اور دوسرے یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنات پر بھی قابو دیا گیا تھا، اور یہ بھی حضرت سلیمان کے لشکر میں شامل تھے، ان سبھوں کو جو حکم ملتا ان کی بجا آوری میں دیر نہ کرتے تھے جب ہدہد پرندہ نے یہ خبر سنائی کہ سبا نامی علاقہ میں ایک حکمراں عورت ہے جس کے پاس ایک عظیم تخت شاہی ہے تو حضرت سلیمان نے اپنے دربار کے جناتی ارکان سے کہا کہ تم میں سے کون ملکہ سبا کے تخت شاہی کو یمن سے فلسطین تک پلک جھپکتے ہی حاضر کردے گا، اشارہ پاتے ہی ایک قوی ہیکل جن نے ملکہ سبا کا تخت شاہی سکنڈوں میں سامنے رکھ دیا، حالانکہ یہ موقع انسان کے امتحان کا ہوتا ہے کہ وہ اپنی کامیابی پر نازاں وفرحاں ہوتا، لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر اللہ کا شکرادا کیا اور فرمایا "ھذا من فضل ربی"۔ یہ میرے پروردگار کا فضل وکرم ہے کہ اس نے میرے ذریعہ یہ معجزہ ظاہر کیا، یہیں سے لوگ اس آیت کو اپنی عالی شان بلڈنگ پر لکھواتے ہیں، کہ اللہ نے مکان کی صورت میں مجھے اپنی نعمت عطا کی ورنہ میرے اندر اس کی طاقت کہاں، بلاشبہ مکان کی نعمت پر بھی اللہ کا شکرادا کرنا پسندیدہ عمل ہے کہ اللہ نے آرام دہ مکان عطا فرمایا، اگر اس ایمانی جذبے سے مکانات پر اس آیت کو لکھوایا تو یہ بھی شکران نعمت کے قبیل سے ہے، لیکن اگر کوئی فخر ومباہات کے اظہار کے لئے لکھوایا جس کا مقصد عجب وتکبر ہو تو یہ قرآنی اصول کے خلاف ہے، اور ناپسندیدہ عمل ہے، البتہ یہ بات یاد رہے کہ آیات قرآنی کا ادب واحترام ضروری ہے، ایسے کسی بھی طریقہ سے احتراز لازم ہے جس سے اس کی بے حرمتی ہوتی ہو۔

روحانی سکون

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو دیکھو جو تمہارے نیچے ہے اور اس کو نہ دیکھو جو تمہارے اوپر ہے، کیونکہ اس رویہ سے اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ تم اپنے اوپر خدا کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو (صحیح مسلم)

وضاحت:۔ کائنات کا سارا نظام قدرت کی حکمت ومصلحت اور فطرت انسانی کے مطابق چل رہا ہے، چاہے سرد وگرم ہواؤں کے جھونکے ہو یا دن ورات کی گردش سب کے سب فطرت کے نظام کے تحت ہیں، اسی نظام کے تحت دنیا کی چیزوں کی تقسیم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو مال ودولت اور جاہ ومنصب کی نعمت عطا کرتا ہے اور کسی کو ان نعمتوں سے محروم رکھتا ہے، اب رب کائنات نے جنہیں ان نعمتوں سے نوازا ان کے لئے یہی حکم اور ہدایت ہے کہ وہ ان نعمتوں پر شکریہ ادا کرے اور جنہیں ان نعمتوں سے محروم رکھا ان کے لئے تاکید کی گئی کہ وہ صبر وبرداشت سے کام لے، شکوہ وشکایت ہرگز نہ کرے اور نہ ہی اپنے سے اوپر والے کو دیکھے کہ فلاں آدمی بہت صاحب ثروت ہے اگر اس کے دل میں یہ منفی خیال پرورش پایا تو اس کے نتیجہ میں اس کے اندر بغض وحسد پیدا ہوگی پھر وہ سکون قلب سے محروم رہے گا اور اگر وہ اپنے سے نیچے والوں کو دیکھے گا تو اس کے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا کہ اللہ نے ہمیں جو کچھ بھی دیا ہے اس کا بڑا کرم واحسان ہے اس جذبہ سے اس کو نفسیاتی طور پر روحانی سکون بھی حاصل ہوگا اور چین کی نیند بھی سوئے گا اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھے گا، شیخ سعدی نے لکھا ہے کہ میرے پاؤں میں جوتے نہیں تھے، جب میں نے کچھ لوگوں کو جوتا پہنے ہوئے دیکھا تو مجھے خیال آیا کہ دیکھو، خدا نے ان کو جوتا دیا اور مجھے بغیر جوتے کے رکھا وہ اس خیال میں تھے کہ ان کی نظر ایک لنگڑے پر پڑی، یہ دیکھ کر انھوں نے اللہ کا شکرادا کیا کہ اس نے انہیں اس سے بہتر بنایا اور ان کو دو تندرست پاؤں عطا کیئے، اس کے ذریعہ ان کے اندر بے پناہ تحمل کی کیفیت پیدا ہوگئی، ہاں کوئی اپنے سے اوپر والے کو دیکھے تو دل میں رشک پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی طرح عطا فرمائے پھر وہ اس کے لئے مسابقت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا اور اس کے لئے ظاہری اسباب کو اختیار کرے اور یقین رکھئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت ومصلحت کے اعتبار سے اس کے لئے ترقی وخوشحالی کے دروازے کھولیں گے، اسی مثبت انداز فکر سے انسان ترقی کرتا ہے اور یہی مومن بندہ کی شان بھی ہے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

سلام کے الفاظ:

سلام کے الفاظ کیا ہیں؟ اگر کوئی شخص سلامُ علیکم، یا سلاملیکم، یا سلامالکم کے ذریعہ سلام کرے تو سلام کی سنیت ادا ہوگی یا نہیں اور اس کا جواب دینا ضروری گا یا نہیں؟

الجواب______________وباللّٰہ التوفیق

سلام کے سلسلہ میں دو طرح کے الفاظ منقول ہیں، ایک ہے سلامٌ علیکم، یہ فرشتوں کا سلام ہے، جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُم طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خٰلِدِيْن (سورة الزمر: ۷۳)

اہل جنت جب جنت میں داخل ہونے لگیں گے تو داروغہ جنت کہیں گے، سلامٌ علیکم

دوسرا ہے "السلام علیکم" یہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سارے انبیاء اور ان کے متبعین کا سلام ہے جیسا کہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی تخلیق کے بعد کہا جاؤ اور فرشتوں کی جماعت جو وہاں بیٹھی ہے، ان کو سلام کرو اور فرشتے جو جواب دیں ان کو غور سے سنو کیوں کہ وہی تمہارا سلام ہوگا، اور تمہاری ذریت (اولاد) کا، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام حکم الٰہی کی تعمیل میں فرشتوں کی مقدس جماعت کے پاس تشریف لائے اور ان سے کہا السلام علیکم، فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال خلق الله آدم على صورته طوله ستون ذراعا، فلما خلقه قال اذهب فسلم على اولئک نفر من الملئكة جلوس فاستمع ما يحيونک فانها تحيتک وتحية ذريتک، فقال، السلام عليكم، فقالوا السلام عليک ورحمة الله (صحيح البخاری ۲/ ۹۱۹، باب بدء السلام)

سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ سلام کی تعلیم دی ہے، جس پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اس کے ساتھ ورحمۃ اللہ بڑھا لیا جائے تو بیس اور وبرکاتہ کا لفظ بڑھا لیا جائے تو تیس نیکیاں ملتی ہیں، عن عمران بن حصين أن رجلا جاء الى النبی صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبی صلى الله عليه وسلم عشر، ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء اٰخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فرد عليه فجلس فقال ثلثون، رواه الترمذی ۲/ ۹۸، باب ما ذكر فی فضل السلام.

سلام کے الفاظ بس یہی ہیں جن کو صحیح تلفظ کے ساتھ سیکھنا سکھانا اور بولنا ضروری ہے ان کے علاوہ سلام علیکم (میم کے جزم کے ساتھ) یا سلاملیکم، یا سلامالیکم جیسے الفاظ غلط ہیں، ان الفاظ سے سلام کرنے پر نہ تو سلام کی سنیت ادا ہوگی اور نہ ہی اس کا جواب دینا ضروری ہوگا۔

لا يجب رد سلام عليكم بجزم الميم (در مختار) فی الظهيرية: ولفظ السلام فی المواضع كلها. السلام عليكم أو سلام عليكم بالتنوين، وبدون هذين كما يقول الجهال لا يكون سلاما (رد المحتار ۹/ ۵۹۶ كتاب الحظر والاباحة)

سلام کا جواب بالکل آہستہ دینا:

کچھ لوگ سلام کا جواب اتنا آہستہ دیتے ہیں کہ سلام کرنے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ سلام کا جواب دیا ہے یا نہیں، کیا اس طرح جواب دینا کافی ہوجائے گا اور وجوب ذمہ سے ساقط ہوجائے گا؟

الجواب______________وباللّٰہ التوفیق

سلام کا جواب ایسے طور پر دینا ضروری ہے، جس سے سلام کرنے والے کو معلوم ہوجائے کہ اس نے ہمارے سلام کا جواب دیا ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ نزدیک ہو تو سلام کا جواب زور سے دے جس کو وہ سن لے، اور اگر وہ دور ہے یا نزدیک ہے لیکن کان کا بہرہ ہے (کچھ اونچا سنتا ہے) تو زبان سے جواب دینے کے ساتھ ساتھ اشارہ بھی کردے جس کو وہ سمجھ سکے ورنہ جواب کافی نہیں ہوگا، اور نہ ہی وجوب ذمہ سے ساقط ہوگا۔

واسماع رده واجب بحيث لو لم يسمعه لا يسقط هذا الفرض عن السامع حتى قيل لو كان المسلم أصم يجب على الراد أن يحرک شفتيه ويريه بحيث لو لم يكن أصم لسمعه. (رد المحتار ۹/ ۵۹۳، كتاب الحظر والاباحة)

دو آدمیوں کا ایک دوسرے کو بیک وقت سلام کرنا:

دو آدمیوں کی ملاقات ہوئی سلام میں پہل کی غرض سے دونوں نے ایک دوسرے کو ایک ساتھ سلام کیا، سوال یہ ہے کہ جواب ہوگیا یا دینا ہوگا۔

الجواب______________وباللّٰہ التوفیق

صورت مسئولہ میں جبکہ دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو دونوں کو ایک دوسرے کے سلام کا جواب دینا ہوگا؟ دونوں کا سلام ہی جواب میں کافی نہ ہوگا؟ واذا التقيا فأفضلهما يسبقهما، فان سلما معا يرد كل واحد (رد المحتار ۹/ ۵۹۶)

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار
نقیب
پھلواری شریف، پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 38 مورخہ ۷/صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۷/اکتوبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

فیصلہ کی واپسی

۲۰/ مارچ ۲۰۱۸ء کو عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) نے ایک فیصلہ میں کہا تھا کہ اس سی، اس ٹی قانون کے تحت ملزموں کی گرفتاری تحقیق کے بعد ہوگی، اور ملزموں کو پیشگی ضمانت کا بھی حق ہوگا، اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے راہنما اصول بھی دیے تھے، اس فیصلہ کی وجہ سے دلتوں کی سیاسی اور سماجی تنظیموں نے پرتشدد احتجاج کیا تھا، ٹرینوں کی آمد ورفت بھی اس تحریک کے نتیجے میں متاثر ہوئی تھی، عدالت کا ماننا تھا کہ دلتوں کی عزت وآبرو کی حفاظت ہونی چاہئے؛ لیکن اس کا سہارا لے کر دوسری ذات کے لوگوں کو بے قصور گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔

اس معاملہ پر ہو رہے پُرتشدد مظاہرے نے حکومت کو مجبور کیا کہ وہ عدالت میں نظر ثانی کی درخواست داخل کرے، چنانچہ اس نے ایسا کیا اور حالیہ فیصلہ میں عدالت نے سابقہ طریقہ کار اور گرفتاری کو برقرار رکھا ہے، قابل ذکر ہے کہ حکومت اس مسئلے میں اس حد تک دباؤ میں رہی کہ اس نے اگست ۲۰۱۸ء میں ہی پارلیامنٹ کے ذریعہ اس فیصلہ کو پلٹ دیا تھا، اور اس سی، اس ٹی بل ۲۰۱۸ء کے قانون میں دفعہ ۱۸اے جوڑ کر پرانے قانون کو ہی پھر سے لاگو کر دیا تھا، اب عدالت نے بھی اپنے سابقہ فیصلہ کو کالعدم کر کے پرانے قانون کو برقرار رکھا ہے، جس کی وجہ سے دلتوں کے ذریعہ زیادتی کے الزام پر بغیر کسی تحقیق کے گرفتاری عمل میں آسکتی ہے اور حفظ ماتقدم کے طور پر پیشگی ضمانت بھی نہیں دی جا سکے گی۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ قانون بذات خود بُرا نہیں ہوتا، اس کو نافذ کرنے والے ہاتھ اس کا غلط استعمال کرنے لگتے ہیں اور یہیں سے پریشانیاں شروع ہوتی ہیں، ماضی میں کئی ایسے واقعات سامنے آئے ہیں، جس میں دلتوں نے غلط طور پر پھنسا کر اپنی دشمنی نکالی، کئی واقعات میں وہ دوسروں کے آلہ کار بن گیے اور شریف لوگوں کو پھنسانے کا کام کیا، اس لیے قانون اپنا کام کرے، لیکن عدلیہ اور پارلیامنٹ دونوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے تھا کہ ایسی دفعات اس میں جوڑی جائیں، جس سے اس کے غلط استعمال کو روکا جا سکے، بدقسمتی سے پارلیامنٹ سے بھی ایسا کچھ نہ ہو سکا اور عدالت نے بھی سرکاری عرضی پر اپنے فیصلہ کو پلٹ کر صحت کی مہر لگا دی اور غلط استعمال کرنے کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔

اس فیصلہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ اگر آپ کے اندر اتحاد کی قوت ہے تو حکومت آپ کے سامنے جھکنے کو ہر وقت تیار ہے، سرکار احتجاج، مظاہرے توڑ پھوڑ اور شور وہنگامہ کی زبان ہی سنا کرتی ہے، اور اس کے لیے متحدہ جدوجہد کی ضرورت ہوا کرتی ہے، مسلمان منتشر ہیں، وہ متحد ہو کر کام کو آگے بڑھا نہیں پاتے، اس لیے انہیں ہر محاذ پر ناکامی کا سامنا ہے، اگر یہ متحد ہو جائیں تو ان کے معاملات ومسائل کی طرف بھی حکومت کی توجہ مبذول ہو سکتی ہے۔

بڑا خطرہ

اس وقت پوری دنیا کو ایٹم بم سے زیادہ خطرہ پلاسٹک کے استعمال سے ہے، صورت حال یہ ہے کہ ہر منٹ پوری دنیا میں پینے کے پانی کی دس لاکھ بوتلیں خریدی جا رہی ہیں، پلاسٹک کے تھیلے ہر سال پانچ لاکھ کروڑ استعمال ہو رہے ہیں، یہ سارے پلاسٹک استعمال کے بعد اور کبھی بغیر استعمال کے بھی کچڑا کے حوالے کر دیے جاتے ہیں، اس طرح ہر سال تیس کروڑ ٹن کچڑا صرف پلاسٹک سے پیدا ہو رہا ہے، اس کا وزن دنیا کی انسانی آبادی کے وزن کے برابر ہے، اس کا دوبارہ استعمال بھی ہوتا ہے، ری سائکلنگ کے ذریعہ اسے قابل استعمال بنا دیا جاتا ہے، لیکن یہ مجموعی استعمال شدہ پلاسٹک کا صرف ۱۲/فی صد ہے، ۷۹ فی صد پلاسٹک کھلے میں پڑے رہتے ہیں، یا زمین کی اندرونی سطح میں جا کر جم جاتے ہیں، کھلے میں رہنے والا پلاسٹک جانور کھا لیتے ہیں جس سے ان کی موت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اس کے علاوہ یہ پلاسٹک ماحولیات کو بھی متاثر کرتے ہیں، ایک اندازہ کے مطابق ۳ء۱۸ ارب ٹن ایسے کچڑے ماحولیات کو تباہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں، ۱۹۵۰ء کے بعد سے پلاسٹک کی پیداوار کا ساٹھ فیصد حصہ دنیا کو ماحولیاتی اعتبار سے برباد کر رہا ہے، یہ کچڑا سمندر میں پہونچتا ہے تو وہاں کے پانی ہی نہیں سمندری حیوانات کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے، ایک سروے کے مطابق سمندر کے ہر کلومیٹر کے اندر تقریباً تیرہ ہزار پلاسٹک کے ٹکڑے موجود ہیں، اگر کوئی کمپنی چار بوتل پانی کے بناتی ہے تو یہ فضا میں اس قدر گرین ہاؤس گیس پیدا کرتا ہے، جتنی درمیانی درجہ کی کار سے ایک میل چلنے پر گیس پیدا ہوتا ہے، ۲۰۱۴ء کی رپورٹ ہمارے سامنے ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ۳۱۱/کروڑ ٹن سالانہ پلاسٹک کی پیداوار ہو رہی ہے، ۲۰۵۰ء تک پلاسٹک کے پیداوار میں تین گنا اضافہ کی امید ہے، اس پیداوار میں ۲۰/فی صد تیل کی کھپت ہوگی، اُس وقت اس پیداوار سے جو دنیا کو نقصان ہوگا اس کا اندازہ چالیس ارب ڈالر کا ہے۔

پوری دنیا اس صورت حال سے پریشان ہے، یہی وجہ ہے کہ نیدر لینڈ اور دوسرے مغربی ممالک میں پلاسٹک کی ری سائکلنگ کے کارخانے تیزی سے کھل رہے ہیں، ری سائکلنگ کے ذریعہ پلاسٹک کو چھوٹے چھوٹے دانوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور اس سے دوسری چیزیں تیار کر دی جاتی ہیں۔

ہندوستان میں ہمہ گیر سطح پر جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ یہاں ۲۵۹۴۰ ٹن پلاسٹک کچڑا روز پیدا ہوتا ہے، جس کا وزن نو ہزار ایشیائی ہاتھیوں کے برابر ہے، چھیاسی بوئنگ طیارے اور سات ہزار سینتالیس ہوائی جہاز کے وزن کے برابر ہر دن ہم پلاسٹک تیار کر رہے ہیں۔ ۱۰۳۷۶ ٹن پلاسٹک کچڑا کھلے میں پھیلا رہتا ہے، جسے ہم جمع نہیں کرتے، ہندوستان کے ۶۰ شہر مل کر پورے ہندوستان کے پلاسٹک کچڑے کا چھٹا حصہ تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں، سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اگر پلاسٹک کی ایک بوتل کو زمین میں ڈال دیا جائے تو اسے ختم ہونے میں چار سو سال لگ جائیں گے۔

ان حالات کے پیش نظر فرانس روانڈا وغیرہ میں پلاسٹک کے استعمال پر مکمل پابندی ہے، آئر لینڈ میں پلاسٹک کے استعمال پر بھاری ٹیکس دینا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے ۹۴ فی صد کمی یہاں درج کی گئی ہے، سویڈن میں پابندی تو نہیں لگائی گئی ہے البتہ ری سائکلنگ کا اچھا انتظام کیا گیا ہے، ہندوستان میں اس پر جزوی پابندی ہے، لیکن اس کا اثر دیکھنے میں نہیں آتا خصوصاً پانی کی بوتل شیمپو، فریجر بیگ، آئس کریم کے ڈبے وغیرہ کے استعمال میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے، ضرورت پلاسٹک کے استعمال سے بچنے کی ہے، حکومت کے قوانین اس وقت تک کارآمد نہیں ہوں گے، جب تک اس مسئلہ میں عوامی بیداری پیدا نہ کی جائے اور قانون کی پاسداری ہر شہری کا مزاج نہ بن جائے، پہلے ہمارے پاس گھروں میں بنائے گئے کپڑوں کے تھیلے ہوتے تھے، جس میں لوگ بازار سے سامان خرید کر لایا کرتے تھے، پھر انسان نے زیادہ آسان بنانے کے لیے پلاسٹک اور اس کے تھیلے ایجاد کیے، دھیرے دھیرے وہ ہماری ضرورت بنتا چلا گیا، ''استعمال کرو اور پھینکو'' کی ذہنیت نے اسے عروج بخشا اور آج یہ ہمارے خون تک پہونچ گیا ہے، اور کینسر کے جراثیم پیدا کر رہا ہے، اس لیے ہمیں ہر حال میں اسے اپنی زندگی سے نکالنا ہوگا، تبھی ہم پلاسٹک کے مضر اثرات سے بچ سکیں گے۔

ہندوتوا کارڈ

بی جے پی اور اس کی ہم نوا سیاسی، سماجی پارٹیوں اور تنظیموں کا ماننا ہے کہ اس کے لیے ہندوتوا کارڈ کھیلنا ترقی، وسعت اور پھیلاؤ کا ذریعہ ہے، اس طرح انتخاب میں ہندو ووٹوں کو متحد کر کے جس طرح پارلیامنٹ پر قبضہ کیا گیا، اسمبلی انتخاب میں بھی اس کے ذریعہ قبولیت کو رفتار دی جا سکتی ہے، اس کے لیے کئی لیڈر جو حکومت سے باہر ہیں، الٹا سیدھا بیان دے کر فضا کو گرماتے رہتے ہیں، ان کی مذمت بھی دوسری پارٹیوں والے کرتے ہیں، لیکن ان لوگوں کو پختہ یقین ہے کہ حکومت اور آر اس اس میں اس کی وجہ سے مقبولیت کا گراف بڑھتا ہے۔

ان کے علاوہ حکومت کے اندر بھی کئی لوگ ہیں جو اپنے خیالات ونظریات اور آئندہ کے اقدامات کو چھپا کر نہیں رکھتے، ان میں سب سے زیادہ مشہور ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ ہیں، وہ اس دور کے سردار ولبھ بھائی پٹیل بننے کے لیے کوشاں ہیں، وہ حکومت اور پارٹی کے چانکیہ ہیں، اپنے ارادے واضح طور پر موقع بموقع رکھتے ہیں اور یقیناً اس اعتبار سے اچھے ہیں کہ وہ آستین کے سانپ کے طور پر کام نہیں کرتے، اور ہندوتوا کارڈ کھل کر کھیلتے ہیں، حال ہی میں وہ کولکاتا گیے تھے، وہاں انہوں نے نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں ان آر سی اور شہری ترمیمی بل پر اپنے خطاب میں واضح طور پر کہا کہ وہ پارلیامنٹ سے شہری ترمیمی بل پاس کرائیں گے اور تمام ہندو، سکھ، عیسائی اور جینی رفیوجیوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، البتہ کسی بھی گھس پیٹھیے کو ملک میں نہیں رہنے دیا جائے گا، جب وہ گھس پیٹھیے بولتے ہیں تو ان کی مراد صرف مسلمان ہوتے ہیں، اس لیے کہ مسلمان چھوڑ کر سبھی مذہب کے رفیوجی کو وہ شہریت دینے کو تیار بیٹھے ہیں، حالاں کہ آسام ان آر سی کی فائنل فہرست کو سامنے رکھیں تو معلوم ہوگا کہ گھس پیٹھیے ہندو زیادہ ہیں، اس لیے کہ وہاں جن انیس لاکھ لوگوں کو فہرست سے باہر رکھا گیا ہے، ان میں بارہ لاکھ سے زائد ہندو ہی ہیں۔ وزیر داخلہ اس قسم کے بیانات دے کر مغربی بنگال کے ووٹروں کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں تا کہ اگلے انتخاب میں ان کا قبضہ بنگال پر ہو جائے۔

بنگال ان صوبوں میں سے ہے جہاں ممتا بنرجی نے اپنی جرأت مندانہ قیادت سے پارلیامنٹ میں بہت ساری سیٹیں بی جے پی کے جھولی میں جانے کے باوجود اسے دانتوں چنے چبا رکھا ہے، بی جے پی حکومت کے خلاف اس وقت سب سے زیادہ بلند آواز مغربی بنگال کے ممتا بنرجی کی ہے۔ اور ان کے تیور بتا رہے ہیں کہ وہ اپنے موقف سے سر مو انحراف کے لیے تیار نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ امیت شاہ کے خلاف ان کے کولکاتا آمد کے موقع سے جادو پور یونیورسٹی کے طلبہ نے احتجاجی مظاہرہ کیا، اس موقع سے سی پی ام کے لوگ بھی خاموش نہیں رہے، انہوں نے امیت شاہ کے سیکوریٹی گھیرے کو توڑنے کی کوشش کی، جسے سیکوریٹی عملہ نے ناکام بنا دیا، لیکن مخالفت کا پیغام تو پوری دنیا میں پہونچ گیا۔

بی جے پی کی حکمت عملی یہ ہے کہ ابھی درگا پوجا کے موقع سے درگا کمیٹیوں کو اپنے اثر میں لے لے اور اسے کیڈر بنا کر مغربی بنگال میں کام شروع کرے، اگر ایسا نہ ہوتا تو امیت شاہ سالٹ لیک میں درگا پوجا کمیونٹی کے افتتاح میں دلچسپی نہیں دکھاتے، کتنی عجیب بات لگتی ہے کہ ملک کا وزیر داخلہ درگا پوجا کمیٹی کا افتتاح کرے۔

اتنی بات تو بالکل صاف ہے کہ وزیر داخلہ شہری ترمیمی بل لائیں گے اور اس میں مسلمانوں کے علاوہ سبھی مذہب کے رفیوجیوں کو شہریت دینے کی تجویز پاس ہوگی، تبھی تو امیت شاہ نے کھلے لفظوں میں کہا کہ ہر رفیوجی کو بھارت کا وزیر اعظم بننے کا حق ہوگا، اور انہیں ووٹ دینے کا بھی حق حاصل ہوگا، اس بیان پر ممتا بنرجی کا کہنا ہے کہ امیت شاہ ووٹ کی سیاست کی خاطر غیر قانونی رفیوجیوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اس ملک میں ایک بھی غیر قانونی رفیوجی کو برداشت نہیں کریں گے، مغربی بنگال میں اس خبر کے عام ہونے کے بعد گیارہ لوگوں کی موت اس کی وجہ سے ہو چکی ہے اور سرکاری دفاتر کے باہر کاغذات درست کروانے کے لیے لمبی لائن لگی ہوئی ہے، اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، یہ تو وقت بتائے گا، لیکن کسی کو اب اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ پورے ملک میں ان آر سی نافذ نہیں ہوگا، ان آر سی نافذ ہوگا اور ضرور ہوگا، دیکھنا صرف یہ ہے کہ وقت سے پہلے آپ اس کام کے لیے کتنی جلد تیار ہو جاتے ہیں۔

مشکل حالات میں ثابت قدمی کی نادر مثال

: مولانا رضوان احمد ندوی

اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ ماضی میں مسلمان بڑے سخت کرب وابتلاء سے گذرے، ان پرنت نئے ناگفتہ حالات پیش آئے، نشیب وفراز کے ان تمام مراحل میں امت مسلمہ نے آہنی عزم وحوصلہ اور جرأت کے ساتھ نازک ترین حالات کا مقابلہ کیا، جس کے نتیجہ میں اللہ نے انہیں کامیابی سے ہمکنار فرمایا، کبھی کبھی صلیبوں کی شورش اور تاتاریوں کے حملوں سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب شاید اسلام ان حملوں کی تاب نہ لاسکے گا، ان کی فوجیں ہر کوچہ وبازار میں درندگی، وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کررہی تھیں، شہر جوانوں سے خالی ہوچکے تھے، اس لئے کہ ان کی بڑی تعداد یا تو میدان جہاد میں کام آچکی تھی یا لڑ رہی تھی ایسے پرآشوب حالات میں امت کے باضمیر مصلحین ومجددین، علماء واتقیاء نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنے حریفوں کوشکست دی۔

اس طرح تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں اللہ نے ایسے ممتاز وباحوصلہ افراد کو پیدا کرتا رہا، جنہوں نے الحاد ولادینیت کا پردہ چاک کیا اور مسلمانوں میں نئی طاقت اور نئی زندگی عطا کی، اسلام کو دین خالص کی حیثیت سے اجاگر کیا اور حق کو روشن اور واضح کیا، جب دوسری صدی ہجری میں یونانی فلسفہ سے متاثر ہوکر کچھ روشن خیال لوگوں نے قرآن مجید کی عظمت وآفاقیت پر تیرونشتر چلانا شروع کیا کہ قرآن مجید مخلوق ہے جس طرح دنیا کی ساری چیزیں فنا ہوجائیں گی قرآن مجید بھی ختم ہوجائے گا، فتنہ خلق قرآن ایک ایسا فتنہ تھا کہ اگر اس کو دبایا نہ جاتا تو قرآن مجید کے لفظ ومعنی کلام الٰہی ہونے کا عقیدہ کمزور پڑ جاتا، اللہ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے حضرت امام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ تا ۲۴۱) کو کھڑا کیا، وہ محدث بھی تھے، اور فقیہ بھی، مجتہد بھی اور امام وقت بھی، شب بیدار بھی تھے اور زاہد وقت بھی، امام احمد کی رگوں میں بہادر باپ کا خون جوش مار رہا تھا۔ عزت نفس، عزم، ارادہ صبر وتحمل اور مصائب کے برداشت کی عادت اپنے خاندان سے وارثت میں پائی تھی۔ ایمان راسخ دل میں موجیں مار رہا تھا۔ جب بھی آفات وابتلاء سے دوچار ہوتے اس وقت یہ خصوصیات اور بھی نمایاں ہوجاتیں اور ایک نکھار سا پیدا ہوجایا کرتا۔ یہ ساری فضیلتیں اور خصوصیتیں اپنی جگہ پر مسلم ہیں، لیکن ان کی عظمت وامامت کا اصل راز ان کی عزیمت واستقامت ہے کہ انہوں نے اپنے وقت کے سب سے بڑے فتنہ کا تن تنہا مقابلہ کیا، اور دین وشریعت کی حفاظت کی، حکومت وقت نے انہیں ڈرایا، دھمکایا، کوڑے لگوائے، ڈھائی سال تک قید خانے میں ڈال دیا، لیکن ان کے پائے استقامت میں کبھی تزلزل نہیں آیا، بلکہ یہ کہتے رہے کہ میرے سامنے اللہ کی کتاب یا اس کے رسول کی سنت میں سے کوئی دلیل پیش کروتا کہ میں اس کو مان لوں، مگر وہ کوئی دلیل نہیں پیش کرسکے، سن کر لوگ ناامید ہوگئے اور سمجھ گئے کہ وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے اور سب کچھ برداشت کریں گے اس کے بعد انہیں گھر پہونچا دیا گیا، لیکن حضرت امام احمد حنبلؒ کی بے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے ختم ہوگیا اور امت مسلمہ ایک بڑے دینی خطرے سے محفوظ ہوگئی۔

حضرت امام احمد حنبل کے مجددانہ کارنانے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اس دینی ابتلاء میں حکومت وقت کا ساتھ دیا تھا اور موقع پرستی اور مصلحت شناسی سے کام لیا تھا وہ لوگوں کی نگاہوں سے گر گئے اور ان کا دینی وعملی اعتبار جاتا رہا، اس کے بالمقابل امام احمد کی شان دوبالا ہوگئی، ان کی محبت اہل سنت اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کا شعار اور علامت بن گئی، ان کے ایک معاصر فقیہ کا مقولہ ہے کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس کو احمد بن حنبل سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ وہ سنت کا متبع ہے، ان کے معاصرین نے جنہوں نے اس فتنہ کی عالم آشوبی دیکھی تھی، ان کے اس کارنامہ کی عظمت کا بڑی فراخ دلی سے اعتراف کیا اور اس کو دین کی بروقت حفاظت اور مقام صدیقیت سے تعبیر کیا، اس عظمت ومقبولیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۴۱ھ میں جب امام سنت نے انتقال کیا تو سارا شہر امنڈ آیا، کسی کے جنازہ میں خلقت کا ایسا ہجوم اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا تھا، نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کا اندازہ یہ ہے کہ آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں تھیں (تاریخ دعوت وعزیمت اول ۱۰۱)

حق وباطل کا یہ معرکہ آج بھی قائم ہے، دنیا کی سپر پاور طاقتیں پورے دم خم کے ساتھ اسلامی تہذیب وشناخت کو مٹانے کی ہر ممکن جدوجہد میں لگی ہوئی ہے، اور اس کے لئے روز کچھ نئے منصوبے بناتی رہتی ہیں، خاص کر ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ہر صبح وشام خطرات کے بادل منڈلاتے رہتے ہیں ان تمام دشواریوں اور صعوبتوں میں ہمیں خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہمت وحوصلہ سے کام کرنا ہوگا اور جوانمردی اور حوصلہ مندی کے ساتھ اپنے معیار کو ہمیشہ دوسروں سے بلند رکھتا ہوگا، قربانی اور عزیمت کی راہ اختیار کرنی ہوگی، جس میں کانٹے بھی ہیں اور پھول بھی، آزمائشیں بھی ہیں اور ترغیبات بھی، امیدیں بھی ہیں اور اندیشے بھی، ہمت وحوصلہ کے ساتھ مضبوط قدموں کے ساتھ حق کو روشن کرنے کی جدوجہد کرنی ہے اور اپنے کو ایک مثالی امت بن کر دنیا کی صحیح سمت میں رہنمائی کرنی ہے۔

ہماری تصویر خدا کے سامنے وہ ہونی چاہئے جو مولانا حالی نے ان اشعار میں بیان کیا۔

شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی
جہاں کردیا گرم گرما گئے وہ
جہاں کردیا نرم نرما گئے وہ

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

خطبات

اجلاس صدسالہ جامعہ عربیہ اشرف العلوم کنھواں سیتامڑھی

: ایڈیٹر کے قلم سے

جامعہ عربیہ اشرف العلوم کنھواں سیتامڑھی بافیض دینی تعلیمی ادارہ ہے، سوسال سے زائد سے یہ نسلوں کی تعلیم وتربیت کے فرائض انجام دے رہا ہے، یہاں کے فیض یافتہ علماء نے ہندوستان اور ہندوستان کے باہر دین کی ترویج واشاعت اور دعوت وتبلیغ کی ذمہ داریاں صالحیت اور صلاحیت کے ساتھ انجام دی ہیں، علم کے یہ سوتے جامعہ سے اب بھی پھوٹ رہے ہیں اور نئی نسلوں کی دینی آبیاری کے فرائض انجام دینے میں آج بھی یہ ادارہ ممتاز ہے۔

میرا تعلق اس ادارہ سے دور طالب علمی سے رہا ہے میں نے یہاں تعلیم تو حاصل نہیں کیا؛ لیکن یہاں کے اکابر اساتذہ اور ہم عصر فضلاء کی توجہ ہمیں حاصل رہی ہے، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مولانا طیب صاحب کماویؒ مجھ سے بے پناہ محبت کرتے تھے، اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ پچیس (۲۵) سال میں کم وبیش سالانہ امتحان میں ممتحن کی حیثیت سے بلایا جاتا رہا، بعد میں مولانا زبیر احمد صاحب قاسمیؒ کی شفقت بھی ملی اور ان کے عہد میں بھی مستقل ممتحن کی حیثیت سے میری حاضری ہوتی رہی، موجودہ ناظم حضرت مولانا اظہار الحق صاحب مظاہری دامت برکاتہم کی شفقت وتوجہ سے آج بھی مستفیض ہوتا رہتا ہوں، ان کی دعائیں مجھے ملتی رہی ہیں، وہاں کے موجودہ اساتذہ میں اب تو بہت سارے نئے لوگ آگئے؛ لیکن مولانا مظفر حسین صاحب اور مولانا نسیم احمد قاسمی صاحبان نے اس دور کو دیکھا ہے جب میرا آنا جانا وہاں بہت ہوا کرتا تھا، بُلاہٹ اب بھی ہوتی رہتی ہے، اشرف العلوم کنھواں کے اکابر کی توجہ، محبت، الطاف وعنایات اور طلب میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ امارت شرعیہ آنے کے بعد میں ہی اتنا مشغول ہوگیا کہ وقت نکالنا مشکل ہوجاتا ہے، پھر بھی گاہے بگاہے کسی نہ کسی عنوان سے حاضری ہو ہی جاتی ہے۔

ان سطور کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ میں نے جن خیالات کا اظہار جامعہ کے بارے میں کیا ہے، وہ سنی سنائی باتیں نہیں، آنکھوں دیکھی ہیں، ہر دور میں یہ ادارہ تزکیہ واحسان کے کاموں سے جڑا رہا ہے اور آج بھی اس دور قحط الرجال میں یہاں نالۂ نیم شبی اور دعاء سحر گاہی کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔

ایسے بافیض ادارہ کے سوسال پورے ہونے پر صدسالہ اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ یہاں کے ارباب حل وعقد نے کیا اور بڑوں کے مشورے سے اس کے طریقۂ کار متعین کیے گئے، ہمارے شمالی بہار میں مدارس کے اجلاس کی حیثیت میلوں جیسی ہوگئی ہے، مرد کے ساتھ خواتین بڑی تعداد میں آتی ہیں اور وہ جلسہ سننے سے زیادہ سڑکوں اور دوکانوں کی زینت بنی رہتی ہیں سڑکوں اور بازاروں پر مرد وعورت کا یہ اختلاط جلسہ کے تقدس اور اس کی پاکیزگی کو پامال کرکے رکھ دیتا ہے، اس لیے جلسہ میں جو تقریریں ہوتی ہیں وہ اس غیر شرعی کام کی وجہ سے غیر مؤثر ہوجاتی ہیں اور اس کا فائدہ جتنا ہونا چاہیے، ویسا نہیں ہوتا۔

اسی طرح رت جگے جلسے بھی شریعت کے مطابق نہیں ہیں، میرا ایک تفصیلی مضمون اس عنوان سے بہت پہلے چھپ چکا ہے، میں اسے سنت کے خلاف سمجھتا ہوں اور سنت کے خلاف کرکے اصلاح کا کام نہیں کیا جاسکتا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول عشاء کے بعد عموماً وعظ ونصیحت کا نہیں تھا، جناتوں کی دو مجلس میں بعد عشاء جانا ثابت ہے؛ لیکن ہم تو انسانوں کی مجلس سے خطاب کرتے ہیں تو ہمارے لیے یہ سنت کے مطابق کس طرح ہوگا؟۔

اسی طرح ہر مقرر کے بعد ایک نعت خواں مقرر ہوتا ہے؛ جو پہلے مقرر کی تقریر کو ''ھباء منثوراً'' بنانے کا کام کرتا ہے، نعت خواں کو زیادہ وقت اور مقرر کو کم وقت ملتا ہے، نعت خواں آتا ہے تو مجمع سمٹ جاتا ہے اور مقرر آتا ہے تو بڑا مجمع سڑکوں پر مٹر گشتی کے لیے نکل جاتا ہے یہ نہ صرف علماء کی ناقدری ہے؛ بلکہ اس سے دینی باتوں کے ساتھ استخفاف کا پہلو بھی نکلتا ہے، ناظم جلسہ کی اپنی لن ترانیاں ہوتی ہیں اور بہت سارا وقت اس میں بھی ضائع ہوجاتا ہے، امیر شریعت سادس مولانا سید نظام الدین صاحبؒ ان اناؤنسروں کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ''بارش دس منٹ ہوتی ہے اور چھت آدھے گھنٹے ٹپکتی رہتی ہے'' یہ اور اس قسم کی بہت ساری دوسری بُرائیاں ہمارے اصلاح معاشرہ کے جلسوں میں در آئی ہیں، اس لیے میرے خیال میں اصلاح معاشرہ کے جلسوں کے اصلاح کی ضرورت سخت ہے، علماء، عوام کے مزاج کے تابع ہوگئے ہیں اور وہ وہی کرتے ہیں جو عوام چاہتی ہے؛ حالانکہ یہ الٹا معاملہ ہے عوام کو علماء کے تابع ہونا چاہئے۔

الحمدللہ جامعہ عربیہ اشرف العلوم کے اجلاس صدسالہ میں ان تمام بے راہ روی سے بچنے کی راہ اپنائی گئی ہے جس کی وجہ سے نہ خواتین کا مجمع لگا، نہ رت جگّے ہوئے اور نہ ہی نعت خوانوں کی بھیڑ نے اجلاس کو مشاعرہ بنانے کا کام کیا، وہاں کی انتظامیہ کا یہ کمال تھا کہ اس نے انتہائی خوش اسلوبی اور چابک دستی سے اس پر قابو پالیا اور بلاخوف ''لومة لائم'' وہی ہونے دیا جو شریعت کے مزاج سے ہم آہنگ تھا، اس کے لیے انتظامیہ کے لوگ انتہائی قابل مبارکباد ہیں۔

اجلاس صدسالہ میں جن مقررین کو بلایا گیا تھا وہ سب اپنے وقت کے ماہ ونجوم اور علم وادب کی دنیا کے ممتاز ترین لوگ تھے، ان میں تصوف کے رمز شناس بھی تھے اور سماج کی دُکھتی رگوں پر انگلی رکھنے والے لوگ بھی، جن کی تقریروں نے از دل خیزد بردل ریزد کا کام کیا، یہ تقریریں موضوع کے لحاظ سے بڑی اہم تھیں، ان میں علمی مواد بھی تھا اور تربیت کے لئے طریقہ کار بھی، اس لئے ضرورت تھی کہ ان تقریروں کو محفوظ کیا جائے؛ تاکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہو؛ جو جلسہ میں نہیں آئے یا جو آئندہ اس سے مستفیض ہونا چاہتے ہوں، (بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

گذشتہ سے پیوستہ

مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نا دیدہ نا دیدہ

مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ہم لوگ جنت البقیع سے فاتحہ پڑھ کر نکلے تو مسجد نبوی کے باہری حصہ میں بنی چھتریاں دھیرے دھیرے کھل رہی تھیں، اور دیکھتے دیکھتے اس نے مسجد نبوی کے صحن کو ڈھانک لیا، یہ چھتریاں کھلی ہونے کی صورت میں دور سے دیکھنے والے کو پہاڑ جیسی لگتی ہیں، چنانچہ اہلیہ جب مسجد نبوی سے گئی تھیں تو چھتریاں بند تھیں، اب جو آئیں تو چھتریاں کھلی تھیں، انہوں نے دور سے دیکھا تو سمجھا کہ پہاڑ ہے، کمرہ پر لوٹ گئیں، کہنے لگیں کہ میں پھر راستہ بھول گئی، میں جس راستے سے جاتی ہوں اس میں پہاڑ نہیں ہے، اب کہ میں جس راستہ سے جارہی تھی وہاں تو پہاڑ ہے، میں ان کو اپنے ساتھ لایا، چھتریاں دکھائیں تو حیرت میں پڑ گئیں، اس واقعہ کے بعد پورے ہفتہ الحمدللہ وہ اپنے سے ہی حرم نبوی آتی جاتیں، مجھے کلفت نہیں اٹھانی پڑی، روضہ پر سلام پیش کرنے کے لئے عورتوں کے وقت میں وہ جاتیں، بھابھی بھی ساتھ ہوتیں، لیکن ریاض الجنہ اور دور سے گھیرابندی میں سلام پڑھنے میں ان دونوں کو تسلی نہیں ہوا کرتی تھی، چنانچہ کئی بار انہوں نے باہری حصہ میں گنبد خضراء کے سامنے کھڑے ہوکر درود وسلام پیش کیا ، دور سے ہی روضۂ اقدس کی جالیوں کی زیارت کی۔

دوسرے دن شام کا وقت تھا کہ مولانا ولی اللہ صاحب ہوٹل پر ملنے کے لئے آگئے، یہ حضرت مولانا طاہر حسین گیاوی دامت برکاتہم کے داماد، اور مولانا قاری حسان گیاوی کے چھوٹے بھائی ہیں، مجھے ان سے پہلے کی ملاقات یاد نہیں تھی، لیکن عزیزم نظر الہدی سلمہ نے بتایا کہ اپنے گاؤں جاچکے ہیں، نور اردو لائبریری حسن پور گنگھٹی ویشالی کا معائنہ کرچکے ہیں، اور ان کی کتاب سیرت خیر الانام پر آپ کا تبصرہ نقیب میں چھپ چکا ہے، اتنی تفصیلات کے بعد تو مان ہی لینا تھا کہ ملاقات پرانی ہے، مولانا تپاک سے ملے اور اپنے کو چھوٹا بنائے رکھا اور مجھے بڑے ہونے کا احساس دلاتے رہے، مولانا جبل احد کے قریب ایک محلّہ کی مسجد میں امام ہیں، علم اچھا ہے، نثر ونظم دونوں پر قدرت ہے، کئی کتابیں نثر ونظم میں شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں، خاندانی وقار وعز وشرف ورثے میں ملا ہے، وہ اسے برتنے کا فن بھی پورے طور پر جانتے ہیں، انہوں نے کھانے پر گھر آنے کی دعوت دی ، میں نے نظر الہدی کی طرف محول کردیا کہ اس موضوع پر انہیں سے بات کریں، چلتے وقت میں نے کہا کہ زیارت کرانے کے لئے کسی مناسب آدمی کی رہنمائی کردیں تو انہوں نے ہرپور بیشی ضلع سیتامڑھی کے مولانا وسیم قاسمی کا نام بتایا اور وعدہ کیا کہ میں انہیں بتادوں گا، وہ آپ سے مل لیں گے۔ چنانچہ اسی رات مولانا وسیم قاسمی بھی آگئے، ان کے ساتھ ایک صاحب اور تھے وہ نظر الہدی کے درسی ساتھی تھے، کچھ ہدیہ بھی لے کر آئے تھے، بڑی بے تکلفی رہی، طے پایا کہ سنیچر کے دن وہ ہم لوگوں کو مدینہ طیبہ کی زیارت کرائیں گے، جمعہ کے دن زیارت کا کام یہ لوگ بند رکھتے ہیں۔

مسجد نبوی میں پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ درود وسلام کا سلسلہ جاری ہے، لوگوں کی آمد ورفت بھی کثرت سے ہے، آج جمعہ کا دن ہے، گنی بابو جوخان پور برئی ضلع مظفر پور کے رہنے والے ہیں، انہوں نے کچھ سامان اپنے لڑکے محمد عامر مقیم مدینہ منورہ کے لئے دیا تھا، میں عموما بیرونی سفر میں اپنے کسی قریبی آدمی کا سامان بھی نہ لاتا ہوں، نہ لے جاتا ہوں، اس سلسلے میں میرے تجربات انتہائی تلخ ہیں، لیکن مسئلہ یہ ہے تھا کہ وہ مولانا محمد انوار اللہ فلک کے ساتھ آئے تھے، اور مولانا ان کی سفارش کررہے تھے، ایسے میں انکار کی گنجائش نہیں تھی، سامان بھی پہلے پیک ہوچکا تھا، لیکن ان کی بات رکھنی تھی، اس لئے رکھ لیا گیا، مکۃ المکرّمہ کے دوران قیام ان کا فون آتا رہا کہ کب مدینہ طیبہ آرہے ہیں، میں نے مدینہ پہونچنے کے بعد اپنے آنے کی خبر دی تو وہ فرصت کے لحاظ سے جمعہ کے دن آگئے، اپنا سامان لے گئے، دوسری مرتبہ آنے کو کہہ گئے، لیکن پھر آنا نہیں ہوا، بیرون ملک کام کرنے والوں کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں، اس سلسلے میں مجھے کوئی سوء ظن نہیں ہے، وہ اپنا سامان لے کر جمعہ کے پہلے ہی چلے گئے تھے، ہم لوگ غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر جلد ہی مسجد نبوی چلے گئے، جمعہ کے دن خاصی بھیڑ ہوتی ہے، بھیڑ اب بھی تھی، لیکن اللہ کا نام لے کر بڑھتا گیا اور حسب معمول باب عمر بن الخطاب سے داخل ہوگیا، میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ بھیڑ جس قدر بھی ہو آپ کا ارادہ مسجد نبوی میں اندر کے حصے میں نماز پڑھنے کا ہے اور دربان نہ روکے تو اندر آپ کو جگہ یقیناً مل جائے گی، جمعہ کے خطبہ میں امام صاحب نے تعلیم سے متعلق آیات واحادیث پر مشتمل طویل تقریر کی، میں امام صاحب سے بہت دور تھا، اس لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ تقریر لکھی ہوئی تھی، یا فی البدیہہ تھی، عموما یہاں جمعہ کے خطبے ادارۃ الشئون الاسلامیہ کی طرف سے لکھے ہوئے فراہم کئے جاتے ہیں، اس سے ایک موضوع پر ایک جمعہ میں پورے ملک میں بیان ہوجاتا ہے، اور مقررین حضرات ادھر ادھر بھٹکنے سے محفوظ رہ جاتے ہیں، اس کا دوسرا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ سیاسی گفتگو کے لئے مسجد کے منبر ومحراب استعمال ہونے سے بچ جاتے ہیں، شخصی اور شاہی حکومت میں اس کی بڑی اہمیت ہوا کرتی ہے۔

مدینہ طیبہ میں حجاج کرام کے لئے ہوٹلوں میں کھانا پکانے کی سہولت نہیں ہے، بلکہ ممنوع ہے، اس لئے ناشتہ میں تو گھر سے لائے گئے باقیات ہی چلتے رہے، کھانا دونوں وقت کا ہوٹل سے آتا تھا اور عزیزم نظر الہدی اس کام پر از خود مامور ہوگئے تھے، کبھی کبھی وہاج الہدی بھی ساتھ ہوجاتے ، یہ دونوں گوشت خور ہیں اور بغیر گوشت کے ان کی اپنی اصطلاح ہے کہ کھانے میں ''انشراح'' پیدا نہیں ہوتا، اس لئے یہ مختلف اوقات میں گوشت سے بنے مختلف سالن لاتے رہتے تھے ہم لوگوں کو البیک کا مرغ فرائی اور ہوٹل کا کوفتہ ہی پسند آیا۔

اگلا دن سنیچر کا تھا، پروگرام کے مطابق مولانا وسیم قاسمی گاڑی لے کر کوئی اٹھ بجے صبح آئے، ہم پانچوں لوگ زیارت کی غرض سے ان کے ساتھ ہولئے، ہمارے ہوٹل سے قریب اور مسجد نبوی سے صرف چار کلومیٹر کے فاصلہ پر جبل احد ہے، یہ مدینہ منورہ کا شمالی حصہ ہے، اس کی لمبائی ۷٫۶۴۴ کلومیٹر چوڑائی ۳٫۶۱۴ کلومیٹر اور کل رقبہ ۱۹ کلومیٹر کو محیط ہے، سطح زمین سے اس کی سب سے اونچی چوٹی ۳۰۰ میٹر اور سطح سمندر سے ایک کلومیٹر ہے، یہی وہ جگہ ہے جہاں پر تاریخ اسلام کی مشہور جنگ احد لڑی گئی، اس کے قریب ہی ایک ٹیلہ نما جگہ ہے جسے جبل رماۃ (تیر اندازوں کا پہاڑ) کہتے ہیں یہ وادی قناۃ کے کنارے اور شہداء احد کے مزار کے جنوب میں واقع ہے، یہیں پر جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے موقع سے پچاس تیر اندازوں کو یہ ہدایت دے کر بھیجا تھا کہ ادھر سے کوئی حملہ آور نہ ہو، اگر کوئی حملہ کرے تو روکنا، جنگ کے نتائج جو ہوں تم یہاں پر ثابت قدم ہی رہنا، لیکن جب ان تیر اندازوں نے دیکھا کہ فتح ہوگئی تو اس محاذ کو چھوڑ دیا، مشرکین نے جب اس جگہ کو خالی پایا تو ادھر سے حملہ آور ہوگئے، حضرت خالد بن سیف اللہ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، اس حملہ آور جتھے کی ولید کمان سنبھالے ہوئے تھے، بالآخر جیتی ہوئی بازی اس اجتہادی چوک کی وجہ سے بربادی کی داستان بن گئی، ستر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے، جن میں حضرت حمزہ جیسے جلیل القدر صحابی اور چار مہاجر بھی تھے، وحشی نے نہ صرف نیزہ مار کر ان کو شہید کردیا تھا، بلکہ ان کے ناک کان کاٹ لئے تھے، کلیجہ اور پھیپھڑہ نکال لیا تھا، پوری طرح مثلہ کردیا تھا، منظر اتنا دل دہلا دینے والا تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سید الشہداء کا لقب دیا، خود آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے، خود کی کڑیاں پیشانی مبارک میں پیوست ہوگئیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ بھی اڑی یا اڑائی گئی، جس نے مسلمانوں کے رہے سہے حوصلے بھی پست کردیئے، لیکن جلد ہی اس افواہ کی تردید ہوگئی، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھاٹی میں پناہ لیا، مسلمان از سر نو وہاں اکھٹے ہوگئے، آپ نے کمزوری کی وجہ سے ظہر کی نماز یہاں بیٹھ کر ادا کی۔

جبل احد سے جبل رماۃ کی دوری آٹھ سو پندرہ میٹر اور شہداء احد کے مقبرہ سے صرف ستاون میٹر ہے، اس کی لمبائی ایک سو ستہتر میٹر اور چورائی پچپن میٹر ہے، یہ سطح زمین سے بیس میٹر بلند ہے اور اس کا کل رقبہ تین سو اکاسی میٹر ہے۔ احد کی لڑائی میں مسلم مجاہدین کی تعداد سات سو تھی، جس میں پچاس سوار بھی تھے، کفار کی تعداد چار گنا سے زائد تھی، وہ تین ہزار تھے، جن میں سوار کی تعداد دو سو تھی، یہ لڑائی شوال ۳ھ مطابق ۶۲۵ء میں ہوئی، اس لڑائی کی کمان مسلمانوں کی طرف سے پہلے حضرت مصعبؓ پھر حضرت علیؓ کے پاس آئی، کفار کی کمان حضرت ابوسفیانؓ کے پاس تھی جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، ۲۲ کفار جہنم رسید ہوئے، لڑائی چند گھنٹے ہی چلی، اس لڑائی کی وجہ سے مدینہ کی دفاعی قوت مضبوط ہوئی، یہاں افریقن اور غیر ملکی عورتیں مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں بیچتی نظر آئیں، جن میں اولاد ہونے، شوگر سے حفاظت کی بھی جڑی بوٹی شامل تھی۔

احد سے نکل کر ہم لوگ مسجد قبا کی طرف بڑھے، مولانا وسیم قاسمی پوری مہارت سے گاڑی چلا رہے تھے، اور اپنی معلومات کی حد تک تاریخ کے اوراق بھی پلٹ رہے تھے، مسجد قبا سب سے پہلی مسجد ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہونچنے کے بعد بنوائی، اس کا ذکر سورہ توبہ کی آیت ۱۰۸ میں آیا ہے، **لمسجد اسس علی التقوی**، سنن ابن ماجہ حدیث ۱۴۱۲ کے مطابق جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے آئے اور اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا، ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد نے اس مسجد کی تعمیر وتوسیع پر زر کثیر صرف کیا، اس میں بیس ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

ہم لوگ گھر سے ہی وضو کر کے آئے تھے، چنانچہ خواتین اپنی جگہ نماز کے لئے گئیں اور ہم لوگوں نے بھی دو رکعت نماز ادا کی، یہاں سے نکل کر مولانا وسیم قاسمی ایک قدیم مسجد میں لے گئے، یہ کسی انصاری کا گھر تھا، جنہوں نے نابینا ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی تھی اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر جا کر نماز پڑھی تھی، وہ صحابی وہیں پر نماز پڑھا کرتے تھے، اس کے اوپر چھپر یا چھت نہیں ہے، کمر تک پرانے انداز کی چہار دیواری ہے، اندر قالین بچھی ہوئی ہے، لوگ وہاں بھی نماز ادا کرتے ہیں، نظر الہدی، وہاج الہدی اور خواتین نماز پڑھنے لگیں تو میں بھی گاڑی سے اتر کر آگے بڑھا اور یہاں دو رکعت نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، یہ جگہ مسجد قبا کے جنوب مغرب محلّہ کے اندر واقع ہے، ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو عیادت کے موقع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا کی، بعد میں بنوانیف نے یہاں مسجد بنالیا۔

یہاں سے نکل کر ہم لوگ مسجد قبلتین پہونچے، یہ وہ مسجد ہے جہاں ظہر کی نماز میں تحویل قبلہ کا حکم "**فول وجھک شطر المسجد الحرام**" نازل ہوئی اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے ہی گھوم گئے، اس طرح ایک ہی نماز دو قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھی گئی، یہ مسجد شارع خالد بن ولید کے کنارے وادی عقیق کے قریب ہے، ۱۴۰۸ء میں شاہ فہد نے اس کی دوبارہ تعمیر وتوسیع کرائی، ان دنوں اس مسجد میں دو ہزار نمازی بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسجد قبلتین میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہم لوگ خندق کی طرف بڑھے، یہاں پہلے سات مسجد ہوا کرتی تھی، ۱۹۸۹ء میں ساری مسجدوں میں میرا جانا ہوا تھا، لیکن اب دو مسجد ہی باقی ہے، یہاں ایک بڑی خوبصورت مسجد کی تعمیر کردی گئی ہے، جب مشرکین مکہ مدینہ پر حملہ کر کے فیصلہ کن جنگ کرنا چاہتے تھے اسی موقع سے حضرت سلمان فارسی کے مشورہ سے خندق کھودنے کی تجویز پاس ہوئی تھی تا کہ یہ مدینہ کے اندر دشمن نہ جاسکیں اور مدینہ کے باہر خندق کے اس پار سے ان پر حملہ جاری رکھا جائے۔ چنانچہ بنو حارثہ کی آبادی سے بنو عبید کے پہاڑ تک خندق کھودا گیا، دس دس افراد کے گروپ بنائے گئے اور ہر گروپ کو بیس میٹر خندق کھودنے کی ذمہ داری دی گئی، ایک اندازہ کے مطابق یہ خندق مسجد مستراح سے شروع ہوکر جبل ذباب کے شمال سے گذر کر مسجد الفتح کے قریب مکمل ہوئی، اس کی لمبائی تقریبا ۲٫۵ کلومیٹر، چوڑائی چار میٹر اور گہرائی ۳ میٹر تھی، اس موقع سے آپ نے پیٹ پر دو پتھر باندھ کر کام کیا، بالآخر کفار کا لشکر دس ہزار کی تعداد میں خندق کے پاس پہونچ گیا، عربوں کے لئے یہ بالکل نئی چیز تھی، مسلمان تین ہزار کی تعداد میں تھے، کفار نے محاصرہ کرلیا، ۲۲ دن تک محاصرہ رہا، مسلمانوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، حضور کی دعاؤں کے طفیل فرشتوں نے کفار کے خیمہ کی طنابیں کاٹ دیں، سخت آندھی نے ان کے گھوڑوں کو آپس میں ٹکرادیا، آٹھ مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا، یہ واقعہ شوال ۵ھ مطابق ۶۲۷ء میں پیش آیا (جاری)

خوشحال زندگی کے رہنما اصول

قاری نسیم احمد منگلوری

اللہ نے زندگی کی جونعمت عطا کی ہے ہم کواس کی قدر کرنی چاہئے اوراس کوشریعت وسنت کے مطابق گذارنی چاہئے ،اس کے لئے ضروری ہے کہ درج ذیل امورکوبھی اختیارکیاجائے۔

شرم وحیا

حیادراصل انسانی فطرت وجبلت میں ودیعت کیا گیاایک ایسا وصف ہے جواسے ہر برائی سے روکتااوراچھائی کی ترغیب وتحریص کرتا ہے، یہ ایک ایسی آڑ اور رکاوٹ ہے جس سے بہت سے مفاسد کا دفعیہ ہوتا ہے کہ اگر یہ آڑختم ہوجائے تو پھران مفاسد وذنوب کے سیلاب کے آگے بندہ ٹھہرنہیں سکتا، اسی لئے ایمان دشمن اورانسانیت کوتباہ کرنے والی قوتیں سب سے پہلے اسی سدمنیع کواپناہدف بناتی ہیں کہ اگرشرم وحیا کا یہ عنصرانسان کے اندر سے ختم ہوجائے تواسے ہلاکت وتباہی کے کسی بھی گڑھے میں گرایاجاسکتا ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اذا لم تستحی فاصنع ماشئت“(رواہ البخاری)

جب تجھے شرم وحیانہ رہے توجوچاہے کر۔

یعنی اگرشرم وحیا کی دولت رخصت ہوجائے توجومرضی میں آئے کر، کیونکہ پھرکوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی، اسی کو فارسی میں یوں بیان کیاجاتاہے:”بے حیاباش وہرچہ خواہی کن“

لہذاانسانیت کے دشمنوں کی طرف سے سب سے پہلے شرم وحیا کے محاذ پروارکیاجاتاہے، ننگےفوٹوفحش گانے اورعریاں تصاویروغیرہ وغیرہ تمام اسی ترکش کے وہ سب تیرہیں جن سے مومن کے دل ودماغ کی متاع عزیزکوشکارکیاجاتاہے، ہدف بہرحال وہی ایک ہے کہ ایمان وحیا کی دولت پرڈاکہ ڈالاجائے ،کیونکہ یہی سب سے اہم اوراصل متاع ہے، جس پرسب کا مدار وانحصار ہے، جس کے بارے میں لسان نبوت کا ارشادہے:”**الحیاء خیر کلہ**“ (شرم وحیاتوخیرہی خیرہے) نیز فرمایا:”**ان الحیاء من الایمان**“ (حیاایمان میں سے ہے)۔کہیں فرمایا”**الحیاء شعبة من الایمان**“ (حیاایمان کا شعبہ وحصہ ہے) اورکہیں فرمایا:”**الحیاء لایاتی الابخیر** “(حیاتوخیراوربھلائی ہی لاتاہے)وغیرہ وغیرہ۔

واضح رہے کہ حیا کی بھی دوقسمیں ہیں: ایک وہ طبعی اورفطری وصف جو جبلی طورپرہرانسان میں موجودہوتاہےاوراسے برائی کے ارتکاب سے روکتااوراچھائی کی ترغیب وتحریص کرتاہے،جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاکہ:”حیاتوخیراوربھلائی ہی کا سبب بنتا ہے“۔اوراسی اعتبارسے وہ ایمان کے اہم اوصاف میں سے قرارپاتا ہے اورخیروبھلائی کی راہ دکھاتا ہے، جیسا کہ حضرت عمررضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:”جس نے حیا کیاوہ چھپ گیا اورجوچھپ گیا وہ متقی بن گیااورجو متقی بن گیااس نے اپنے آپ کوبچالیا“۔

حضرت حراح بن عبداللہ الحکیمیؒ جومشہور بزرگ اوراہل شام کے شاہ سواروں میں سے تھےفرماتے ہیں کہ:”میں نے شرم وحیاکے باعث چالیس سال تک گناہوں کوچھوڑے رکھاپھر مجھے ورع نے خود ہی اپنالیا“۔ بہرحال یہ حیا کی پہلی قسم ہے جوہرکسی کی جبلت میں ودیعت ہوتی ہے۔

دوسری قسم حیا کی وہ ہے جواس سے بھی اعلیٰ وافضل ہے جس کا تعلق انسان کے کسب واختیارسے ہے۔انسان اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت ،اس کے قرب اوراس کےعلم وحضور کے استحضار سے حاصل کرتا ہے، اوریہ بات پیش نظررکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات دلوں کے بھیدوں کوبھی جاننے والی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خودبھی شرم وحیا کے پتلا تھے، اوراس صفت کومحبوب رکھتے تھے، چنانچہ حضرت ابوسعیدخدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشیں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمگیں تھے،کوئی مکروہ چیز دیکھ لیتے توزبان سے کچھ نہ فرماتے، ہاں آپ کے چہرہ انورپرکراہت کے آثارنمایاں ہوجاتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ اگرکوئی حرکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوپسند نہ آتی تواس کا نام لے کرمنع نہ فرماتے ، بلکہ عام الفاظ میں اس حرکت وفعل کونہی فرمادیتے،حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہی قول ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علی وسلم کوبرہنہ کبھی نہیں دیکھا۔معمول تھا کہ رفع حاجت کے لئے اس قدر دورنکل جاتے کہ آنکھوں سے اوجھل ہوجاتے۔مکہ میں جب تک قیام تھاحدودحرم سے باہر چلے جاتے جس کا فاصلہ مکہ سے کم ازکم تین میل تھا(سیرۃ النبی)

جب کوئی عذرخواہ سامنے آکرمعافی کا طالب ہوتاتوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرم کی وجہ سے گردن مبارک جھکالیتے ، عادات ومعاملات میں اپنی جان پرتکلیف اٹھالیتے مگردوسرے شخص کوشرم کی وجہ سے کام کرنے کونہ فرماتے۔(دریتیم)

حسن ظن

مختلف بیماریوں کی وجہ سے جس طرح جسمانی نظام خراب ہوجاتا ہے ،اسی طرح بری عادتوں اوربری صفتوں کی وجہ سےفکری اطمینان بھی بگڑ جاتاہے، کیونکہ فکربھی اپنی تمام تررشدی طاقتوں کے باوجوداخلاق سے بے نیازنہیں ہوتی ہے،انسان کونیک بختی کی لذت کا احساس اسی وقت ہوتاہے جب وہ اخلاق سے متصف ہو اورنشاط فکری واخلاقی ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہوں،اس لئے انسان پرواجب ہوتا ہے کہ اپنی قوت ارادی سے ان صفات کوبیخ وبن سے اکھاڑ پھینکے، جواس کی زندگی پرابرتیرہ وتاربن کرچھاگئے ہیں اوران کی جگہ اطمینان وسکون کی بیج بودے۔فکری سکون کاایک زبردست عامل دوسرے سےحسن ظن رکھنا بھی ہےاورجوشخص بھی میدان زندگی میں موجود ہے،اس کے لئےحسن ظن ایک قسم کی ضمانت واطمینان ہے۔ برخلاف بدظنی کے کہ یہ فکری فعالیت کوکند کردینے کے ساتھ کمال قدرت کے اظہار سے روک دیتی ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لوگوں کے ساتھ بدگمانی اور بدظنی سے منع کیاہےاوراس کوگناہ قراردیاہے:”**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ.**“(سورۃ **الحجرات**) اے ایمان والوبہت زیادہ گمان کرنے سے بچو، کیوں کہ بعض گمان(بدگمانی)گناہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ بدگمانی اور بدظنی سے بچنا چاہئے۔”**إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ، وَلاَ تَحَسَّسُوا ، وَلاَ تَجَسَّسُوا ، وَلاَ تَحَاسَدُوا ، وَلاَ تَدَابَرُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.**(بخاری شریف)

بدگمانی سے بچوکیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگو، دوسروں کی جاسوسی نہ کرو، نہ دوسرے پربڑھنے کی بے جاہوس کرو، نہ آپس میں حسدرکھو، نہ بغض رکھواورنہ ہی ایک دوسرے سے منہ پھیرو، اوراے اللہ کے بندوبھائی بھائی بن کررہو۔

زندگی کی تاریک گلیوں میں روشنی کرنے والے چراغ کا نام حسن ظن ہے،جس کے سایہ میں افق فکرکووسعت اورانسانی محبت میں نشوونما ہوتی ہے اوراسی ءطرح اس کے نظریہ حیات میں تبدیلی پیدا ہوجاتا ہے اورایسے انسان کی نظر میں دنیا کا رنگ بہت ہی دلفریب ہوجاتا ہے اورپھر وہ تمام انسانوں کو روشنی میں دیکھتاہے اوراسی لئے اس کی موافقت یامخالفت میں بہت ہی واضح حکم لگادیتاہے، رنج وغم کے بادل چھٹ جاتے ہیں، امیدوں کی دنیا بہت ہی خوش رنگ ہوجاتی ہے اورمعاشرے سے اس کے ظاہری وباطنی جذباتی روابط بہت ہی بہتر ہوجاتے ہیں۔زندگی کے اندرآماجگاہ مشاکل میں حسن ظن جتنی قلت پیدا کرتاہےاورکوئی بھی چیزایسانہیں کرسکتی، جس کے اندربھی یہ خوبی پیدا ہوجاتی ہےاس کے چہرے سےصرف خوشنودی ہی کی حالت میں نہیں ، بلکہ رنج وغم کی صورت میں بھی مسرت وخوشی پھوٹتی رہتی ہے، منفی عوامل ودشواریوں میں بھی وہ اپنی صائب رائے اورقوت ارادی کے ذریعے مشکلات کی گرہ کشائی پر قادرپاتاہے اوراس کی روح سے سکون واطمینان کے نورکی جھلک پیداہوتی رہتی ہے۔زندگی کے اندرمختلف اشخاص کے اعتماد کا حاصل کرنابہت ضروری ہےاوراعتماد کرنے کے لئے لوگوں کی زندگی اورمعاشرت میں حسن ظن کادخیل ہوناواجبی چیزہے، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جوڈائریکٹ افرادومعاشرے پراثر انداز ہوتی ہے۔

اعتمادیاعدم اعتمادمعاشرے کی رشدیاشکست کا سبب بناکرتاہے،افراد کے درمیان میں روابط جتنےعمیق وزیادہ ہوں گے معاشرہ کی ترقی بھی زیادہ اورجلد ہوگی۔لوگوں کے درمیان الفت ومحبت اوراطمینان کی روح کا زیادہ وسیع ہونا معاشرے کے درمیان حسن ظن ہی کا ثمرہ ہوتا ہے، ایک ایسی صلح آمیززندگی جودل کی گہرائیوں کے ارتباط کی بنیاد پراستوار ہو، اس سے استفادہ امکان پذیرہواکرتاہے ،اس کے برخلاف جس معاشرے میں حسن ظن کا وجودنہ ہواورہرشخص دوسرے کوشک وتردید کی نظر سے دیکھتاہووہاں نہ صرف یہ کہ ہمکاری کے اصول کی مراعات نہیں ہوتی، بلکہ جزئی امورکی بھی الزام تراشی ہواکرتی ہے، اورایسامعاشرہ ظاہری طورسے معاشرہ توہوتاہےلیکن اس کے اندرمفیدوثمربخش نتائج کا فقدان ہوتاہے۔ایک محقق اوردانشمند کا کہناہے:”حسن ظن ایمان کی ایک ظاہری شکل ہے، جب تک اس میں ایمان وامیدکاوجودنہ ہوگاکوئی بھی کام انجام نہیں دیاجاسکتاہے“۔

ایک شخص کا دوسروں پراعتماد جتناقوی ہوگا، دوسروں کا بھی اعتماداس پر اتناہی قوی ہوگا، اوریہ ایک ایساعمل ہے جو بہرحال زندگی میں پیش آتاہے، البتہ یہ بات ضرورذہن نشیں رکھنی چاہئے کہ حسن ظن اورجلدی اعتمادکرلینے میں بہت زیادہ فرق ہے، کیونکہ حسن ظن کا مطلب یہ نہیں کہ انسان ناشائستہ افرادکی ہربات کوفوراتسلیم کرلے۔بغیرکسی تحقیق وتفتیش کے ہرایرے غیرے کی بات مان لے، نیزحسن ظن کادائرہ اتناوسیع بھی نہیں ہے کہ مجرمین وعلی الاعلان فسق کرنے والوں پرلائق انطباق ہو۔

مختصریہ کہ یہ ایک ایسا قاعدہ نہیں ہے جواستثناء بردارنہ ہواورجوہرحالت اورہروقت وہرشخص پرقابل انطباق ہو۔حسن ظن رکھنے والوں کولوگوں سے حسن ظن رکھنے کے باوجوداپنی دوراندیشی اورہوشیاری کوہاتھ سے نہیں جانے دیناچاہئے، بلکہ حسن ظن کے ساتھ ساتھ بہت محتاط رویہ رکھناچاہئےاوراپنی فراست ایمانی سے جواسے من جانب اللہ ہوئی ہے کام لیتے ہوئے دھوکہ کھانے سے بچناچاہئے۔ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:”**لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین**“(بخاری)(مومن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈساجاتا۔)

اسلام نے اپنے پیروکاروں کے دلوں میں ایمان کی طاقت ایجادکرکے ان کوخوش بینی واعتمادکی طرف رغبت دلائی ہےاورمعاشرے کوایسامجتمع بناناچاہاہے جوسکون وآرام سے بھرپورہو، اسی بات کوپیش نظررکھتے ہوئے مسلمانوں کوحکم دیاکہ ایک دوسرے سے حسن ظن رکھاکریں اورمومن کے عمل کی صحیح اورشرعی تفسیرکیاکریں، یااس کوفعل صحیح پرمحمول کیاکریں، کسی بھی مسلمان کوکسی مسلمان کے فعل پرجب تک یقینی دلیل نہ ہوحمل برفسادکرنے کاحق نہیں ہے۔

ارشادباری تعالیٰ ہے:”**لولاذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنٰت بانفسھم خیرا**(سورۃ النور)

کیوں نہ جب تم نے اس کوسناتھاخیال کیاہوتاایمان والے مردوں اورایمان والی عورتوں نے اپنے لوگوں پربھلاخیال۔

”**حسن الظن من حسن العبادة**“(ابوداؤد)

نیک گمان رکھنااچھی عبادت ہے۔حسن ظن کے پیداہونے کا سب سے اہم ترین سبب ایمان ہے، اگرلوگوں کاایمان کامل ہوتووہ گہرے طورپر ایک دوسرے پراطمینان کریں گےاوربے ایمانی ایک جان لیوادردہے جولوگوں سے حسن ظن کوسلب کرکےاس کی جگہ بدگمانی کوجنم دیتی ہے۔

بی جے پی کا نیو انڈیا نفرت اور تعصب کی بنیاد پر قائم ہے

کرشن پرتاپ سنگھ

گزشتہ لوک سبھا انتخاب میں نریندر مودی کی قیادت میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی ''شاندار'' جیت سے جڑے کئی سوال ابھی بھی ان سلجھے ہیں اور ان کو جوابات کی پہلے سے زیادہ درکار ہے۔ مثلاً، کسانوں کے بحران، بے روزگاری اور افراط زر جیسی بنیادی باتیں اس انتخاب کا مدعا کیوں نہیں بن پائیں؟ ایسا کیوں ہے کہ عام لوگوں کے لئے بھی ہندو مذہب کے ٹھگوں اور ٹھیکیداروں کی شدت پسندی اور سفا کی بے معنی ہوگئی؟ کیوں ایک جارحانہ اور پدرانہ شدت پسندی ہمارے سماج کے لئے عام سی بات ہوگئی ہے؟ ایسا کیوں ہے کہ آج بے حد ضروری مسئلے بھی غیر ضروری ہوتے جا رہے ہیں؟ اس کے پیچھے صرف ''بگ منی'' اور میڈیا ہے یا اس سے بھی بڑی کوئی اور رکاوٹ ہے؟ یہ کیوں کر ہوا کہ سنگھ پریوار دہائیوں سے بوئی جا رہی رائٹ ونگ کے احساس کو ہوا دینے کے لائق ہو گیا؟ تنوع اور شمولیت کی آوازوں کو کیسے خاموش کرا دیا گیا؟

مصنف اور کارکن سبھاش گاتاڈے کی حال ہی میں لیفٹ ورڈ بکس سے ''مودی نامہ'' نام سے شائع نئی کتاب ان سوالوں سے اس سمجھ کے ساتھ متصادم ہے کہ یہ انتخابی فارمولہ اور جوڑ توڑ سے کہیں آگے اور گہرے ہیں۔ کیونکہ اصل میں مودی اور بی جے پی نے انتخابی نقشوں کو ہی نہیں بدلا ہے، بلکہ سماجی معیار اور اصولوں میں توڑ پھوڑ کی شروعات بھی کر دی ہے۔ کتاب میں سبھاش کہتے ہیں کہ وزیر اعظم کے طور پر نریندر مودی کے پچھلے پانچ سالوں کا سفر آنے والے پانچ سالوں کے لئے وارننگ ہے۔ وہ اس کے کئی واضح اسباب شمار کرتے ہیں؛ پہلی یہ کہ ہندوستانی آئین کے اقدار اور اصولوں کے لئے ان کی وابستگی برائے نام ہے، دوسری یہ کہ آئین سازوں کے ذریعے بنائے گئے ادارہ جاتی اختیارات اور توازن کو الٹ پلٹ دینے میں بھی ان کو کوئی ہچک نہیں، تیسری یہ کہ وہ ہندوستانی جمہوریت کو مذہب کی بنیاد پر اکثریت کا ملک بنا دینا چاہتے ہیں، جس کے لئے مذہبی اقلیتوں اور سیاسی مخالفوں کو اندرونی دشمنوں کی طرح پیش کرتے ہیں، چوتھی یہ کہ ہندوستان اپنی مذہبی رواداری کی روایت اور فرقہ وارانہ مستقبل کے درمیان پھنس کر رہ گیا ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ ان اسباب کو شمار کرتے ہوئے سبھاش اس سچائی کو فراموش نہیں کرتے کہ مودی سماجی درجہ بندی اور مذہبی عدم رواداری کے جن بیجوں کی توسیع کی اپنی صلاحیت ''ثابت'' کرنے میں کامیاب رہے ہیں، وہ کہیں نہ کہیں ملک کی ''مذہبی رواداری کی روایت'' میں بھی تھی ہی، ان کی مانیں تو پلواما دہشت گردانہ حملے کے تناظر میں اندھ راشٹر بھکتی کو بیرونی دشمن اور کٹر دشمن جیسے خیالات سے جمع کرنے، اس سے پیدا ہونے والے جنون کو اپنے حق میں استعمال کر لینے اور اینٹی جنگ میڈیا کی خود سپردگی کر دینے میں اس کو صاف صاف محسوس کیا جا سکتا ہے۔

عدم اتفاق کو دبائے، کچلے اور مارے جانے کے اس بے حد خطرناک دور میں، جب کئی لوگوں نے اپنی عقلمندی کو چالاکی میں بدلتے ہوئے خاموشی اختیار کر لیا ہے اور دوسری طرف کئی لوگ ہوا کے رخ کے حساب سے اندھ بھکتوں اور اندھ آلوچکوں کی فہرست کو تیار کرنے میں لگے ہیں؛ ''مودی نامہ'' میں ہر طرح کے تضاد سے پرے رہ کر نریندر مودی کے پانچ سال کے ''کرشمہ'' کا معروضی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس کو پڑھتے ہوئے مشہور مؤرخ رومیلا تھاپر کی مشہور کتاب The Public Intellectual in India بار بار یاد آتی ہے، جس میں وزیر اعظم مودی کی مدت کار میں بڑھ رہی عدم رواداری کا تنقیدی تجزیہ کیا گیا تھا۔

کتاب سے یہ صاف نہیں ہوتا کہ ان کو ''مودی نامہ'' کے طور پر اس کا نام رکھنے کی ترغیب کہاں سے ملی۔ لیکن انہوں نے یہ ترغیب مغل بادشاہ اکبر کے درباری عالم ابوالفضل کی تاریخی کتاب ''آئین اکبری'' کے تیسرے ''اکبر نامہ'' نام کے حصے سے لی ہے، جس کو اکبر کے وقت کی سب سے مستند تاریخ بتایا جاتا ہے۔ کتاب کے قارئین میں جو ''بھکت'' ہوں گے، ان کو بے حد مایوسی ہوگی کہ ''مودی نامہ'' میں مودی کے ساتھ اتنی بھی جانبداری نہیں برتی گئی ہے، جتنے اکبر کے انصاف اور نظام کا بیان کرتے ہوئے اکبر نامہ میں۔ یوں اس کو اس شکل میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ نیوز چینلوں کے کیمروں اور ''بھکتوں'' کی تعریف کی خوش آمدید کہنے والے ہمارے وزیر اعظم معروضیت کی کسوٹی پر پل دو پل بھی کھڑے نہیں رہ پاتے! اس لحاظ سے دیکھیں تو سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ اپنی تنقید کے جواب میں ابھی بھی ان سے زیادہ خود اعتمادی کے ساتھ کہتے ہیں کہ ان کا اصل تجزیہ آنے والی تاریخ میں ہوگا۔

بہر حال پانچ ابواب میں تقسیم ''مودی نامہ'' کا مقدمہ بتاتا ہے کہ لفظ اور خیال ہر قسم، ہر رنگ اور ہر لکیر کے بنیاد پرستوں کو ڈراتے رہے ہیں یعنی عدم اتفاق کا مجرمانہ بتانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن مرکز اور کئی ریاستوں میں ہندوتوا وادیوں کی حکومتوں کے تحت وہ زیادہ خطرناک ہو چلا ہے، اس قدر خطرناک کہ گھائل ہونا ایک مشترکہ پیمانہ ہو گیا ہے، جس سے ایک نئی قسم کی جارحیت صاف صاف دکھائی دے رہی ہے۔

آزاد ذہنوں سے نپٹنے کے لئے ہتھیاروں کا استعمال کیا جا رہا ہے، حساس لوگوں پر بھی حملے کئے جا رہے ہیں اور ان حرکتوں کو جواز فراہم کرنے کے لئے، علم کے نام پر جہالت پروس رہی کتابوں کا سہارا لے کر خیال کو ہی جرم بنا دیا جا رہا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پورا جنوبی ایشیا ایسے تشدد کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ کتاب کا پہلا باب ''پوتر کتاب کی چھایا میں'' اسی مقدمے کی توسیع معلوم ہوتی ہے؛ وہ کہتا ہے کہ جمہوریت بحران میں ہے کیونکہ غنڈہ گردی گلوبل ہوتی جا رہی ہے اور بدمعاشوں کے پاپولسٹ رہنما اقتدار کی اونچائی پر جا پہنچے ہیں۔ انہوں نے کھانے تک کو جرم کے زمرے میں رکھ کر بھوک اور بھوکوں کے لیے بے حد ظالمانہ رویہ اپنا لیا ہے، جبکہ بھوک ہندوستانی تجربے کا مرکزی حصہ رہی ہے۔ لوگوں کو خاطر خواہ کھانا ملنے کو یقینی بنانے کے راستے تلاش کرنے کے بجائے وہ یہ طے کرنے میں مبتلا دکھتے ہیں کہ لوگوں کو کیا کھانا اور کیا نہیں کھانا چاہیے۔

یہاں مصنف کی مرکزی فکر یہ ہے کہ پوتر کتاب کی چھایا میں اس قسم کے پاگل پن اور جمہوریت کے جنون کی کوئی انتہا نہیں دکھتی۔ ''دلنچستان'' نام کا دوسرا باب قانون کی حکومت کو بھیڑ کے تشدد میں تبدیل ہوتے دیکھتا اور کہتا ہے کہ ''بی جے پی کا نیو انڈیا دراصل نفرت اور تعصب کا عام ہو جانا ہے۔'' یہ نیا ''عام'' ایک طرح سے کارپوریٹ کے مفادات اور ہندوتوا کے شدت پسندوں کے درمیان کا ایک ناپاک اتحاد ہے، جو قانون کی حکومت کو الٹ دینے، اداروں کو اندر سے ناکام کرنے اور ڈر کے ماحول کی تعمیر سے واضح ہوتا ہے۔ تیسرا باب ''پوتر گائے'' مارک ٹوین کے اس واقعے سے کہ ''یہ عجیب لوگ ہیں، ان کو انسان کی زندگی کے علاوہ سب کی زندگی پوتر دکھتی ہے۔'' شروع ہو کر آر ایس ایس کے اس ''قدیم خیال'' کی معروضی تنقید کرتا ہے کہ ''پرانوں میں گائے کو انسان سے بھی زیادہ پوتر مانا گیا ہے۔'' اگلے باب ''جاتی اتپیڑن پر مون'' میں اسی ''چنتن'' (فکر) کا اس صورت میں تجزیہ کیا گیا ہے کہ ''آر ایس ایس کی پرانی قیادت چاہتی تھی کہ ''منواسمرتی'' ہندوستانی آئین کی جگہ لے تاکہ ذات کی درجہ بندی بے انتہا پوتر بنی رہے۔ ستر سال بعد بھی ذات کی درجہ بندی کی بات آنے پر سنگھ اور بی جے پی کا نظریہ اسی قسم کا عہد وسطیٰ کی سوچ سے میل کھاتا ہے۔

یہ بات اس ایک سچائی سے ہی ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ ہندو یکجہتی کی بات کرتے ہوئے بھی اونچ نیچ کے سلسلے پر ٹکے ذات پات کو چیلنج دینے سے لگاتار انکار کرتے رہتے ہیں۔ پانچویں اور آخری باب ''منو کا سموہن'' کا خلاصہ ہے کہ جب ہندوستان کے آئین کا اعلان ہوا تب ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا تھا کہ اس نے منو کی حکومت کا خاتمہ کیا ہے، اس کے باوجود یہ دکھ رہا ہے کہ منو کی واپسی ہو رہی ہے۔ اس ''واپسی'' کی لمبی تفصیل کے بعد سبھاش گاتاڈے نے بتایا ہے کہ مودی کہتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر امبیڈکر کے ''شاگرد'' ہیں، لیکن جہاں منو کی بات آتی ہے، ان دونوں کے درمیان ایک لمبی کھائی اور وسیع فاصلہ دکھائی دیتا ہے۔ اپنی وارننگ پوری کرنے سے پہلے سبھاش یہ کہنا نہیں بھولتے کہ ملک کی ان ساری طاقتوں کے لئے یہ دروں بینی کا وقت ہے، جو متنوع ہندوستان کا خواب دیکھتے ہیں۔ یقیناً اس دروں بینی کے لئے ''مودی نامہ'' ایک بے حد ضروری کتاب ہے۔

پی ایم سی بینک معاملے میں ایچ ڈی آئی ایل کے دو ڈائریکٹر گرفتار ۳۵۰۰ / کی جائیداد قرق

ممبئی پولیس نے جمعرات کو پی ایم سی بینک (پنجاب اینڈ مہاراشٹر کارپوریشن بینک) گھوٹالہ معاملے میں ''ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ انفراسٹرکچر لمیٹڈ'' (ایچ ڈی آئی ایل) کے دو ڈائریکٹرس کو گرفتار کیا۔ ایک سینئر افسر نے یہ اطلاع دی۔ افسر نے بتایا کہ ای او ڈبلیو نے قرض نہ چکانے کے ملزم راکیش ودھاون اور ان کے بیٹے سارنگ ودھاون کو گرفتار کر لیا، انہوں نے کہا کہ ای او ڈبلیو نے ایچ ڈی آئی ایل کی ۳۵۰۰ / کروڑ روپے کی جائیداد قرق کر لی ہے۔ افسر نے بتایا کہ ایک تفصیلی جانچ کے بعد ہم نے ایچ ڈی آئی ایل کے دو ڈائریکٹرس کو گرفتار کیا ہے۔ ای او ڈبلیو نے ایچ ڈی آئی ایل اور پی ایم سی بینک کے سینئر افسروں کے خلاف ایف آئی آر درج کی تھی۔ ان پر بینک کو 4355.43 کروڑ روپے کا نقصان پہنچانے کا الزام ہے۔ ای او ڈبلیو نے جانچ کے لئے ایس آئی ٹی کی تشکیل کی ہے۔ امر اجالا کے مطابق، پولیس نے کمپنی اور بینک کے 14 افسروں کے خلاف آئی پی سی کی دفعات 409، 420، 465، 466، 471 اور 120 بی کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ایف آئی آر میں پی ایم سی بینک کے معطل مینجنگ ڈائریکٹر جوائے تھامس، چیئرمین وریم سنگھ اور دیگر افسروں کے بھی نام ہیں۔ منی بھاسکر کے مطابق جمعرات کی کارروائی کے بعد تھامس کا بینک اکاؤنٹ فریج کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ پی ایم سی بینک کے چیئرمین وریم سنگھ سے جڑے احاطوں کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔ بینک کے افسروں پر الزام لگا ہے کہ ایچ ڈی آئی ایل کو دئے گئے قرض کو چھپانے کے لئے بینک نے ہزاروں فرضی کھاتوں کا استعمال کیا ہے، جس کی وجہ سے تقریباً 4355 کروڑ روپے کا لون ڈوب جانے کا اندازہ ہے۔ این ڈی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، پولیس کے ذریعے تھامس کو پوچھ تاچھ کے لئے بلایا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق ایف آئی آر درج ہونے کے بعد سے ان کی تلاش جاری ہے، لیکن وہ مل نہیں رہے ہیں۔ واضح ہو کہ ریزرو بینک نے پی ایم سی بینک پر ریگولیٹری خامیوں کی وجہ سے کئی پابندیاں لگائی ہیں۔ ریزرو بینک نے 6 مہینے کے لئے پی ایم سی کے اکاؤنٹ ہولڈر کی نکاسی کی حد 1000 روپے طے کی تھی، جس کو کافی مخالفت کے بعد بڑھا کر 25 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس مدت میں بینک کے ذریعے نیا قرض دینے پر بھی روک لگائی گئی ہے۔ بینک کے پاس 11000 کروڑ روپے کا عوامی جمع ہے۔ اس کے ساتھ ہی آر بی آئی نے پی ایم سی انتظامیہ کو تحلیل کرتے ہوئے چھ مہینے کے لئے پی ایم سی کے کام کاج کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہے۔ اس معاملے کے بعد بینک کے معطل مینجنگ ڈائریکٹر جوائے تھامس نے 25 ستمبر کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ بینک کے تمام قرض محفوظ ہیں۔ صرف ایک بڑا کھاتا ایچ ڈی آئی ایل میں موجودہ بحران کی واحد وجہ ہے۔ غور طلب ہے کہ ایچ ڈی آئی ایل ایک ریئل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ کمپنی ہے، جس کا کھاتا پی ایم سی بینک میں ہے۔ کمپنی نے بینک سے تقریباً 2500 کروڑ روپے کا قرض لیا ہے، جس کو چکایا نہیں گیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق بار بار قسط کے ڈیفالٹ ہونے کے باوجود بینک نے نہ تو اس کھاتے کو این پی اے میں ڈالا اور نہ ہی ریزرو بینک کو اس کے بارے میں جانکاری دی۔ آر بی آئی کا اصول ہے کہ ایسے کھاتے کو این پی اے میں رکھا جانا چاہیے۔ میڈیا سے ہوئی اس بات چیت میں تھامس نے یہ بھی قبول کیا تھا کہ ایچ ڈی آئی ایل کے کھاتے میں این پی اے کو کم کر کے دکھانے کی وجہ سے یہ مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔ سلم پنروکاس کمپنی پہلے سے نقدی بحران سے جوجھ رہی ہے۔ اب یہ دیوالیہ ہونے کے عمل میں ہے۔ پچھلے کئی سال سے کمپنی ادائیگی میں دیری کر رہی ہے۔ تھامس نے کہا تھا کہ مسئلہ کی اہم وجہ ایچ ڈی آئی ایل کے ذریعے ادائیگی میں دیری ہے۔ ایچ ڈی آئی ایل کو پرانا صارف بتاتے ہوئے تھامس نے یہ بھی بتایا تھا کہ بینک کا ۴۰ / سے ۵۰ / فیصد کاروبار صرف ایچ ڈی آئی ایل سے آتا تھا۔ ای ڈی نے جمعہ کو پی ایم سی بینک معاملے میں مبینہ فرضی واڑا کی جانچ کے تحت ممبئی اور اس کے قریبی علاقوں میں ۶ / مقامات پر چھاپے مارے اور منی لانڈرنگ کا ایک معاملہ درج کیا۔ افسروں نے بتایا کہ ای ڈی نے منی لانڈرنگ روک تھام قانون کے تحت ایک مجرمانہ شکایت درج کی جس کے بعد چھاپے مارے گئے۔

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

عراق میں بے روزگاری اور بدعنوانی کے خلاف مظاہرہ

عراق میں بدعنوانی اور بے روزگاری کے خلاف چل رہے حکومت مخالف مظاہروں میں مرنے والوں کی تعداد ۴۴ر ہوگئی ہے۔ بنا کسی قیادت کے شروع ان مظاہروں کا جنوبی عراق میں زیادہ اثر ہے، گولی اور آنسو گیس کے گولے داغنے اور مقامی سطح پر کرفیو کے باوجود بڑی تعداد میں مظاہرین سڑکوں پر اترے۔ مظاہروں سے پریشان وزیر اعظم عدیل عبدالمہدی نے راجدھانی بغداد میں صبح پانچ بجے سے لوگوں کی آمد ورفت پر پوری طرح سے روک لگادی اس کے باوجود لوگ مشہور تحریر چوک پر جمع ہوئے۔ مظاہرین نے یکم اکتوبر کو بغداد میں مظاہرہ کی شروعات کی تھی، جو جلد ہی جنوبی عراق کے شیعہ اکثریتی شہروں میں پھیل گیا، حفاظتی اور طبی ذرائع نے بتایا کہ جنوبی عراق کے عمارہ شہر میں چار مظاہرین کی گولی لگنے سے موت ہوگئی جبکہ زیکر ریاست میں ایک دیگر مارا گیا، اس کے ساتھ ہی تین دن سے جاری مظاہرے میں ایک پولیس افسر سمیت ۴۴ رلوگوں کی موت ہو چکی ہے جبکہ ۱۶۰۰ر سے زائد مظاہرین اور محافظ دستے زخمی ہوئے ہیں۔ مظاہرین زیادہ تر ناراض نوجوان ہیں، جو کسی سیاسی یا مذہبی تنظیم سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہ بے حد مایوس ہیں کیونکہ ان کے پاس نوکریاں نہیں ہیں۔ (یو این آئی)

دوسرے ممالک کو بدعنوانی کی جانچ میں مدد کے لئے کہنا میرا حق ہے: ٹرمپ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ انہیں بدعنوانی کے معاملوں کی جانچ میں مدد کے لئے دیگر ممالک کو کہنے کا حق ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت مسٹر ٹرمپ کے خلاف مواخذے کی جانچ چل رہی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے کہا تھا کہ یوکرین اور چین کو تاجر ہنٹر بائڈن کے خلاف جانچ کرنی چاہئے۔ (یو این آئی)

ایف بی آئی سے جھوٹ بولنے پر سعودی عرب کے شہری کو ۱۲ر سال کی قید

امریکہ کی ایک عدالت نے فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) سے جھوٹ بولنے کے معاملے میں سعودی عرب کے ایک شہری کو ۱۲ر سال کی قید کی سزا سنائی ہے۔ پینتیس سالہ نائف عبدالعزیز ایم الفلاج نے افسران سے پوچھ گچھ کے دوران افغانستان میں القاعدہ کی جانب سے چلائی جانے والی ٹریننگ کیمپ میں حصہ لینے کے معاملے میں جھوٹ بولا تھا۔ (یو این آئی)

نائیجیریا نے ۲۵ر بچوں کو رِہا کیا: یونیسیف

نائیجیریا کی فوج نے ۲۵ر نوجوان لڑکوں اور دو لڑکیوں کو رہا کر دیا۔ اقوام متحدہ کا فنڈ برائے اطفال (یونیسیف) نے بیان جاری کر کے یہ اطلاع دی۔ یونیسیف نے کہا کہ ان بچوں کو ان کے اہل خانہ سے دور رکھا گیا اور بچپن، تعلیم، طبی سہولتوں، سکیورٹی اور آزاد ماحول میں پروان چڑھنے سے محروم رکھا گیا۔ (یو این آئی)

عالمی سطح پر سیاسی اور اقتصادی بے یقینی بڑھ رہی ہے، آئی ایم ایف

انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر سیاسی، مالی و اقتصادی بے یقینی کی صورتحال بڑھ رہی ہے اسے بے یقینی کے باعث آئی ایم ایف نے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آئی ایم ایف اپنے ممبر ممالک کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جامع فنانسنگ کی منصوبہ بندی کر رہا ہے، آئی ایم ایف تجارت اور مالی استحکام کے ساتھ ڈیبٹ ٹیکنالوجی اور تمام ممبر ممالک کے لیے عالمی سطح پر مواقع پیدا کرنے پر فوکس کر رہا ہے۔ رواں سال ۸ر ممالک کو ۷۰ر ارب ڈالر کی فنانسنگ کی گئی۔ چار کم آمدنی رکھنے والے ترقی پذیر ممالک کو ۳۲ر کروڑ ۷۵ر لاکھ ڈالر کی فنانسنگ فراہم کی گئی جب کہ تکنیکی معاونت و کپیسی ٹی ڈویلپمنٹ کی مد میں ۳۰ر کروڑ ۶۰ر لاکھ ڈالر فراہم کیے گئے۔ (نیوز ایکسپریس)

ہندوستان اور روس شمسی توانائی کے شعبے میں کریں گے تعاون

روس میں ہندوستان کے سفیر بالا وینکٹیش ورما نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان اور روس مشترکہ طور پر توانائی کے شعبے کے پروجیکٹوں میں کام کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ شمسی توانائی کے شعبے میں روس اور ہندوستان کے درمیان شراکت داری کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر ورما نے کہا کہ ''ابتدائی بات چیت شروع ہوگئی ہے۔ ہم روس کے ساتھ مشترکہ پروجیکٹوں کے امکانات کو تلاش کر رہے ہیں۔'' (یو این آئی)

والدہ لیڈی ڈیانا کی طرح اہلیہ کو بھی ہراساں کیا جارہا ہے: برطانوی شہزادہ

برطانوی شہزادے ہیری نے اپنی اہلیہ میگھن مارکل سے متعلق بے بنیاد اور ہتک آمیز کالم شائع کرنے پر مقامی اخبار کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا اعلان کیا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کے مطابق ڈیوک آف سسیکس شہزادہ ہیری نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ میں تاریخ کے دہرائے جانے سے خوف زدہ ہوں، جس طرح میری والدہ کو طاقت ور مافیا نے ہم سے چھین لیا تھا اسی طرح میری اہلیہ میگھن مارکل کو بھی شکار بنایا جارہا ہے۔ شہزادہ ہیری نے برطانوی اخبار میل پر الزام لگایا ہے کہ اس میں ایک خط کو سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا، مرضی کے پیراگراف اُٹھائے گئے، من چاہی سطروں کو اچھالا گیا اور بھونڈے طریقے سے پیش کیا گیا۔ جس کے خلاف میگھن مارکل اور میں قانونی چارہ کریں گے۔ واضح رہے کہ لیڈی ڈیانا ۳۱ر اگست ۱۹۹۷ء کو ایک کار حادثے میں اپنے دوست دودی فائد کے ہمراہ ہلاک ہوگئی تھیں۔ مبینہ طور پر ایک فوٹوگرافر ان کا پیچھا کر رہا تھا اور خفیہ تصاویر بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ (نیوز ایکسپریس)

بزنس روزگار و کیریئر

سپاہی کے گیارہ ہار ۸۸۰ عہدوں کے لیے درخواستیں مطلوب

سنٹرل سلیکشن بورڈ آف کانسٹیبل (CSBC)، بہار پولیس، بی ایم پی، ایس آئی آر بی اور بی ایس آئی ایس بی اور بہار پولیس کے خصوصی دستوں میں سپاہی کے ۱۱۸۸۰ر عہدوں پر بحالی کے لیے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ آن لائن درخواستوں کے پر کرنے کا سلسلہ سنیچر سے شروع ہوگیا ہے، جو کہ جس کی آخری تاریخ ۴ر نومبر ۲۰۱۹ء ہے۔ اہل امیدوار www.csbc.bih.nic.in پر لاگ ان کر کے تفصیلی اشتہار ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور اس کے مطابق آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ (ایجنسی)

۵۹۷ر انٹر اسکولوں/ کالجوں کا الحاق ختم، بی ایس ای بی نے جاری کی فہرست

بہار اسکول اگزامینیشن بورڈ پٹنہ سے ملحق ۵۹۷ر ہائی اسکولوں اور انٹر کالجوں کے الحاق کی مدت مکمل ہونے پر ان کا الحاق ختم کر دیا گیا ہے۔ بہار بورڈ نے ایسے سبھی ہائی اسکولوں اور انٹر کالجوں کی فہرست اپنے ویب سائٹ پر جاری کی ہے، جن کے الحاق کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ اب یہ اسکول اور کالج آئندہ تعلیمی سیشن میں طلبہ و طالبات کا داخلہ نہیں لے سکیں گے۔ بی ایس ای بی نے اس کے خلاف اپیل کے لیے اسکولوں اور کالجوں کو ۱۵ر دنوں کا وقت دیا ہے۔

ماب لنچنگ پر وزیر اعظم مودی کو کھلا خط لکھنے والے ۴۹ر لوگوں کے خلاف معاملہ درج

ملک میں مسلسل بڑھ رہے ماب لنچنگ کے معاملے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی کو کھلا خط لکھنے والی مختلف شعبوں سے وابستہ ۴۹ر ہستیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ مظفر پور کے وکیل سدیر کمار اوجھا کی جانب سے دو مہینہ پہلے بہار کے ضلع مظفر پور عدالت میں دائر کی گئی عرضی پر چیف جیوڈیشیل مجسٹریٹ (سی جے ایم) سوریہ کانت تیواری کی ہدایت کے بعد یہ ایف ائی آر درج ہوئی ہے۔ اوجھا نے کہا کہ سی جے ایم نے ۲۰ر اگست کو ان کی عرضی منظور کر لی تھی، اس کے بعد جمعرات کو صدر پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج ہوئی۔ اوجھا کا الزام ہے کہ ان ہستیوں نے ملک اور وزیر اعظم مودی کی امیج کو مبینہ طور پر خراب کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اوجھا نے سبھی ۴۹ر لوگوں پر علیحدگی پسند رجحان کا ساتھ دینے کا بھی الزام لگایا ہے۔

واضح ہو کہ ۲۳ر جولائی ۲۰۱۹ء کو لکھے گئے خط میں ان لوگوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ماب لنچنگ کے معاملات میں جلد از جلد اور سخت سزا کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ خط میں لکھا گیا تھا: ''مسلمانوں، دلتوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ ہو رہی لنچنگ کے واقعات کو فوراً روکنا چاہیے، نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کے اعداد وشمار دیکھ کر ہم حیران ہیں کہ ۲۰۱۶ء میں ملک میں دلتوں کے ساتھ کم از کم ۸۴۰ر واقعات ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے ان معاملات میں سزا کے کم ہوتے فیصد کو بھی دیکھا۔'' خط لکھنے والوں میں مؤرخ رام چندر گہا، فلم ڈائریکٹر منی رتنم، اپرنا سین، گلوکارہ شبھا مدگل، اداکار کونکنا سین شرما، فلم ڈائریکٹر شیام بینیگل، انوراگ کشیپ سمیت مختلف شعبوں کی کم از کم ۴۹ر ہستیاں شامل تھیں۔ پولیس نے بتایا کہ آئی پی سی کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اس میں سیڈیشن، تشدد، امن وسکون میں خلل ڈالنے کے ارادے سے مذہبی احساسات کو ٹھیس پہنچانے سے جڑی دفعات لگائی گئی ہیں۔

واضح ہو کہ ان ۴۹ر ہستیوں کے خط کے جواب میں کنگنا راناوت، پرسون جوشی سمیت ۶۲ر ہستیوں نے کھلا خط لکھا تھا۔ اور ان لوگوں کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے حکومت کے اقدام کا دفاع کرتے ہوئے ماب لنچنگ کے واقعات کا جواز پیش کیا تھا۔ (بحوالہ دی وائر)

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مختلف تدریسی عہدوں پر بحالی کے لیے درخواستیں مطلوب

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد نے مختلف تدریسی عہدوں پر بحالی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں، یونیورسٹی کی طرف سے جاری اشتہار کے مطابق مختلف اکیڈمک اور پروفیشنل شعبہ جات میں پروفیسر، اسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، محکمہ فاصلاتی تعلیم میں پروفیسر/ ڈائرکٹر، پولی ٹیکنکس میں ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ، لیکچرر، ڈائرکٹر آف فزیکل ایجوکیشن، اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف فزیکل ایجوکیشن کے عہدوں پر بحالیاں ہوں گی۔ درخواست فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.manuu.ac.in سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے، پر شدہ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ر اکتوبر ۲۰۱۹ء ہے۔ (ایجنسی)

حج ۲۰۲۰ء کے لئے درخواستیں ۱۰ر اکتوبر سے

اقلیتی امور کے مرکزی وزیر مختار عباس نقوی نے کہا کہ حج ۲۰۲۰ء کے لئے آن لائن درخواستیں ۱۰ر اکتوبر سے ۱۰ر نومبر ۲۰۱۹ء کے درمیان موصول کی جائیں گی انہوں نے نئی دہلی میں حج ۲۰۱۹ء کی تکمیل پر ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی اور آئندہ حج کی تیاریوں کا جائزہ لیا مسٹر نقوی نے کہا کہ حج ۲۰۲۰ء سو فیصد آن لائن/ ڈیجیٹل ہوگا۔ تمام عازمین حج کے لئے ای ویزا فراہم کرنے کا نظام تیار کر لیا گیا ہے۔ حج کے لئے درخواستیں موبائیل ایپ کے ذریعہ بھی دی جا سکتی ہیں۔ اس میٹنگ میں اقلیتی امور کی وزارت کے سکریٹری مسٹر شیلیش، ایڈیشنل سکریٹری ایس کے دیو برمن، جوائنٹ سکریٹری حج، مسٹر جان عالم، سعودی عرب میں بھارت کے سفیر مسٹر اوصاف سعید، حج کمیٹی آف انڈیا کے چیئرمین مسٹر شیخ جناں نبی، حج کمیٹی کے سی ای او، مسٹر ایم اے خان، جدہ میں سی جے آئی نور رحمان شیخ، اقلیتی امور کی وزارت، امور خارجہ کی وزارت، شہری ہوابازی کی وزارت اور وزارت صحت کے دیگر سینئر عہدیداروں نے شرکت کی۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ حج کا عمل جلد شروع کرنے کے اعلان سے بھارت اور سعودی عرب میں حج سے متعلق بہتر انتظامات کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ (یو این آئی)

طب و سائنس

ہڈیوں، جوڑوں اور پٹھوں کی تکالیف کی وجوہات

انسانی طرزِ حیات میں آنے والی تبدیلیوں بالخصوص بڑے شہروں میں پُرتعیش زندگی گزارنے کے نتیجے میں مَرد وخواتین میں ہڈیوں، جوڑوں اور پٹّھوں کے امراض میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں یہ خیال تقویت پارہا ہے کہ 40 سال کی عُمر کے بعد ہڈیوں اور جوڑوں کے امراض، بشمول کمر درد عُمر کا تقاضا ہے اور ان تکالیف سے نجات کے لیے کسی قسم کے علاج کی ضرورت نہیں، کیوں کہ علاج کے باوجود افاقہ ممکن ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی بڑی تعداد ہڈیوں اور پٹّھوں کی تکلیف عُمر کا تقاضا سمجھ کر برداشت کررہی ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ 70 سال کی عُمر کے افراد بھی اگر صحت مند ہوں، تو ان تکالیف کو ہرگز برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ انسانی جسم میں 360 ہڈیاں پائی جاتی ہیں، جن کی مدد سے حسبِ خواہش حرکت ممکن ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ جیسے کسی بھی عمارت کی تعمیر میں، سریا اُس کی بنیاد ہے، بالکل اسی طرح یہ ہڈیاں بھی ہمارے جسم میں سریے کا کام انجام دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ سیدھا کھڑے ہونے میں بھی بنیادی کردار ہڈیوں، جوڑوں ہی کا ہوتا ہے۔ دَورِ حاضر میں ہڈیوں کے عوارض کی بڑھتی ہوئی شرح کی وجوہ میں غیر معیاری غذا، باقاعدگی سے ورزش نہ کرنا، قد کاٹھ کی مناسبت سے وزن کا خیال نہ رکھنا، پھلوں، سبزیوں کے استعمال کی جگہ فارمی مرغی، انڈوں اور گوشت کا زائد استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ گھٹنوں اور کمر درد کے اکثر مریض باقاعدہ ورزش نہ کرنے کے باعث موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھیے، بھوک سے زیادہ کھانے اور بے وقت کھاتے پیتے رہنے سے نہ صرف موٹاپا، بلکہ ہڈیوں اور جوڑوں کے درد کی شکایات بھی لاحق ہوجاتی ہیں۔

ہڈیوں کی صحت کی برقراری میں وٹامن ڈی اہم کردار ادا کرتا ہے، جو ہر عُمر کے افراد کے لیے ضروری ہے۔ اکثر ایسے مریض جو موٹاپے کا شکار نہ ہوں اور بھوک سے زائد یا بے وقت کھانے پینے کے عادی بھی نہ ہوں، عموماً وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ پھر کئی افراد دِن کے اوقات میں دھوپ میں باہر نہ نکلنے اور اپنا بیش تر وقت ایئر کنڈیشنڈ یا بند کمروں میں گزارنے کے سبب بھی وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہڈیوں کو صحت مند و توانا رکھنے کے لیے وٹامن ڈی کن کن ذرائع سے حاصل کیا جاسکتا ہے، تو غیر معیاری خوراک میں ویسے بھی وٹامن ڈی کی موجودگی کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا، تاہم قدرت نے یہ خصوصیت دھوپ کی روشنی میں رکھی ہے، جس سے قدرتی طور پر وٹامن ڈی پیدا ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی جب جِلد پر پڑتی ہے، تو اس میں موجود بالائے بنفشی شعائیں جِلد میں وٹامن ڈی کی تیاری کو تحریک دیتی ہیں۔ ہڈیوں کے لیے کیلشیم بھی ازحد ضروری ہے۔ یاد رہے کہ ہمارا جسم کیلشیم خود نہیں بناسکتا، لہٰذا اس کمی کو متوازن غذا کے ذریعے ہی پورا کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ اگر جسم میں کیلشیم کی مقدار پوری نہ ہو، تو پھر یہ کمی ازخود ہڈیوں کے ذریعے پوری ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں ہڈیاں کم زور ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ نیز، ہڈیوں کی امراض میں اضافے کی ایک وجہ وٹامن ڈی اور کیلشیم کی کمی کے علاوہ کولا مشروبات کا زائد استعمال بھی ہے۔

جدید، ترقّی یافتہ دَور میں موبائل فون، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلیٹ اور ٹی وی اسکرین کا زائد استعمال بھی ہڈیوں، جوڑوں اور پٹّھوں کے امراض کا ایک بڑا سبب بن رہا ہے، کیوں کہ کئی کئی گھنٹے ان کے سامنے بیٹھے رہنے سے ہڈیاں، جوڑ اور پٹّھے متاثر ہوجاتے ہیں۔ ان اشیاء کا استعمال ترک نہیں کیا جاسکتا، تاہم طرزِ زندگی میں تبدیلی ضرور لائی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں، ماحولیاتی آلودگی بھی ہڈیوں، پٹّھوں کے امراض کی ایک وجہ ہے۔ اکثر افراد میں 40 سال کی عُمر کے بعد ہڈیاں کم زور ہونے کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے، لہٰذا 40 سال کے بعد باقاعدگی سے معالج سے معائنہ کروانے کے ساتھ اس کی دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل بھی کیا جائے۔ ہڈیوں، جوڑوں اور پٹّھوں کی تکالیف میں مبتلا مریض یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ تمباکو، الکحل اور کیفین کا استعمال مرض کی شدّت کا سبب بنتا ہے، لہٰذا ان کا استعمال فوراً ترک یا بہت حد تک کم کردیں۔ اِسی طرح نمک، کافی اور چائے کا زائد استعمال بھی ہڈیوں اور جوڑوں کے لیے نقصان دہ ہے، کیوں کہ ان میں کیفین سمیت دیگر مضرِ صحت اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ ان کے برعکس دودھ، دہی، پنیر اور ڈیری مصنوعات استعمال کی جائیں، تاہم زائد چینی والی مصنوعات اور زیادہ چکنائی والی خوراک سے بھی پرہیز کیا جائے۔ ہڈیوں کی مضبوطی اور انہیں صحت مند و توانا رکھنے کے لیے سب سے ضروری طرزِ زندگی میں تبدیلی، باقاعدگی سے ورزش اور متوازن غذا کا استعمال ہے۔ نیز، ایسی خوراک استعمال کی جائے، جس سے ہڈیوں کو غذائیت حاصل ہو۔ دودھ، دہی، سیب، ٹماٹر، موسمی پھل، سبزیاں اور ڈرائی فروٹ خاص طور پر انجیر، کشمش وغیرہ کا استعمال اس ضمن میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا، اے عقاب!

مفتی عبدالنصیر قاسمی

آج امت مسلمہ جن حالات سے دوچار ہے، وہ کسی ہوشمند سے مخفی نہیں، ہر صبح ظلم وستم کی داستان اور ہر رات بربریت وخون ریزی کا پیغام دیتی ہے، اب تو امت ظلم وستم کی ایسی عادی ہوگئی ہے کہ ان واقعات پر تعجب بھی نہ رہا، کسی کے مدد کی توقع کیا ہوتی زبانی ہمدردی وتسلی کی امید بھی فضول نظر آتی ہے، حدیث نبوی کا عین الیقین ہوچکا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں بے ایمان ایمان والوں پر ایسا ٹوٹ پڑیں گے جیسے بھوکے دستر خوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اسلام پر چلنا انگار کا شعلہ ہاتھ میں لینے کے مترادف ہوگا۔

برسر اقتدار امراء اور دیگر سیاسی رہنماؤں کی مثال مکار وعیار اور شاطر بلی اور خوفزدہ بے بس چوہوں کی سہی ہوچکی ہے، ایسی ناگفتہ بہ صورت حال میں امت مسلمہ کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے؟۔ سب سے پہلے تو خوف ومایوسی کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیا جائیا ورسوچیں خوف کس بات کا ہے؟ کیا اپنی موت کا خوف ہے؟ وہ تو آنی ہی ہے، اگر شہادت کی نہیں تو بستر مرگ پر پاؤں رگڑ رگڑ کر ہی سہی، یا امت مسلمہ کے مٹ جانے کا خوف ہے؟

حالانکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعاء ہے کہ اے اللہ! میری امت پر ایسا حاکم مسلط نہ کر جو ان کو نیست ونابود کردے، یا پھر اسلام کے مٹ جانے کا اندیشہ ہے؟ اسلام تو قیامت تک باقی رہے گا، اگر اسلام نہ رہا تو دنیا بھی فنا ہوجائے گی، غرض گھبراہٹ وخوف مسئلہ کا حل نہیں، نیز امت مسلمہ کے لئے یہ حالات کوئی نئے نہیں انگریزوں کی حکومت میں اس سے زیادہ خوفناک وکربناک حالات سے امت مسلمہ نبرد آزما ہوچکی ہے، ہمیں یاد ہونا چاہئے کہ ہمارے آباء واجداد ہی نے انگریزوں کی منحوس وناپاک اقتدار کا تختہ الٹا ہے، نہ پھانسی کے پھندے انہیں ڈرا سکے، نہ گولیوں کی بوچھار خوف زدہ کرسکی اور نہ توپ کے گولے ان کے عزم وحوصلہ کو پسپا کرسکے، وہ سینہ سپر ہوکر حالات کا مقابلہ کرتے رہے

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’ان مع العسر یسرا‘‘ ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔‘‘

رات چاہے کتنی ہی تاریکی ووحشت ناک ہو صبح کا سورج ضرور طلوع ہوتا ہے اور یہ یاد رکھیں کہ حکومتیں کفر کے ساتھ تو چل سکتی ہیں مگر ظلم کے ساتھ نہیں پنپ سکتیں، مظلوم کا خون ضرور رنگ لاتا ہے۔

دوسرا کام: اپنے اندر عزم وحوصلہ، ہمت وثابت قدمی پیدا کرنا اور پروان چڑھانا ہے، اس لئے کہ جو قوم خوف ودہشت کی وجہ سے ہمت وحوصلہ سے محروم ہوجاتی ہے وہ اپنی موت خود مرجاتی ہے، اور دشمن یہی چاہتا ہے کہ مسلم قوم بدحواسی ومایوسی کا شکار ہوجائے، لہذا ان حالات میں امت کو بلند ہمتی واستقامت کا درس دینا ہوگا، جس کے لئے صحابہ کرامؓ، امت کے صوفیا واولیا، بزرگان دین واکابرین امت کے کارناموں، قربانیوں اور قابل تقلید واقعات کو مساجد ومکاتب اور دیگر مجالس میں پڑھا جائے اور وعظ ونصیحت میں سنایا جائے، خاص طور پر حضرت شیخ زکریا علیہ الرحمہ کی فضائل اعمال کا وہ حصہ جو ’’حکایات صحابہ‘‘ ’’مسلمانوں کی موجودہ پستی اور اس کا واحد علاج‘‘ پر مشتمل ہے امت کے ہر طبقہ کو حرض جاں بنانا چاہئے، کیونکہ یہ ایسا کیمائی اثر رکھتی ہے جس نے امت کے ہر طبقہ میں اصلاحی انقلاب برپا کیا، امت مسلمہ کے بڑے طبقہ کو مثبت انداز سے بدعت وضلالت، شرک وجہالت کے اندھیروں سے نکال کر سنت واتباع کی راہ پر پہنچایا اور مسلکی تصلب اور اعتدال واعتماد کا درس دیا، مگر صد افسوس! آج ایسی کراماتی تصنیف بھی مظلومیت کا شکار ہے اور حقیقتا یہ کتاب پر نہیں اپنے آپ پر ظلم ہے، اگر مریض کو ڈاکٹر ودوا سے بغض ونفرت ہوجائے تو اسے اپنا کفن تیار کرلینا چاہئے، غرض جس قوم میں یہ دونوں باتیں پیدا ہوجائیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہ اسے ڈرا سکتی ہے نہ جھکا سکتی ہے اور نہ مٹا سکتی ہے، وہ وقت کے فرعون سے بے خوف ہوکر یوں گویا ہوتے ہیں فاقض ما انت قاض ’’تجھے جو کرنا ہے کرلے‘‘۔

نیز یہ پہلو بھی پیش نظر رہے ’’وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم‘‘ ہوسکتا ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرو وہی تمہارے لئے بہتر ہو‘‘

اگر یہ اسلام مخالف ماحول وحالات راہ راست سے بھٹکے ہوئے بندوں کو اللہ تعالیٰ سے ملانے، اپنے روٹھے رب کو منانے، آپسی مخالفتوں ورنجشوں کو فراموش کرکے قومی اتحاد واتفاق کا ثبوت دینے کا ذریعہ بن گئے تو یہ عین رحمت الٰہی ہوگی، تجربہ عام ہے کہ جب ریوڑ کی بکریاں سرکش ہوجائیں تو مالک اس پر وحشی جانور کو مسلط کردیتا ہے جن کے خوف سے وہ سرکشی سے باز آجاتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’اعمالکم عمالکم‘‘ جیسے تمہارے اعمال ہوں گے ویسے ہی تمارے حاکم‘‘

بیماری کو ہر کوئی ناپسند کرتا ہے، مگر جو بیماری بندے کو یاد الٰہی میں مشغول کردے، اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنادے وہ نصرت خدوندی سے کم نہیں، خلاصہ کلام یہ کہ ظاہر وباطن کی اصلاح، رجوع الی اللہ اور عزم وحوصلہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت حاصل کی جاسکتی ہے، اور مخالف ماحول کو موافق بنایا جاسکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے ساتھ دنیا وآخرت میں عفو ودرگذر وعافیت کا معاملہ فرمائیں، آمین۔

تو سمجھتا ہے حوادث ہیں ستانے کے لیے
یہ ہوا کرتے ہیں ظاہر آزمانے کے لیے
تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا ائے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے
آتشِ نمرود گر بھڑکی ہے کچھ پروا نہیں
وقت ہے شانِ براہیمی دکھانے کے لیے

شہریت ترمیم بل کے خلاف نارتھ ایسٹ میں احتجاج شروع

شہریت ترمیم بل کو پارلیامنٹ میں لانے کے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اعلان کے دودن بعد جمعرات کومنی پور، ناگالینڈ اور میگھالیہ میں اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔امپھال وادی میں بڑے پیمانے پر سول سوسائٹی، یونیورسٹی اور کالج اسٹوڈنٹ نے سخت نگرانی کے بیچ احتجاج کیا، ریاست کے کسی بھی حصے سے ناخوشگوار واقعے کی کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ پروٹسٹ منی پور پیپل اگینسٹ سٹیزن امینڈ منٹ بل (ایم اے این پی سی) کے ذریعے منعقد کیا گیا تھا۔ریاست میں کئی سول سوسائٹی تنظیموں نے اس بل کی مخالفت میں مظاہرہ کیا۔ریاست کے ۶/اہم طلبہ تنظیموں نے بھی اس کی حمایت کی۔آل منی پور اسٹوڈنٹ یونین (اے ایم ایس یو)، ڈیموکریٹک اسٹوڈنٹس الائنس آف منی پور (ڈی ای ایس اے ایم)، کنگلئی پک اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن (کے ایس اے)، اسٹوڈنٹ یونین آف کنگلئی پک (ایس یو کے) اور اپونبا ہیس پنی پک ماہیاریوسینگ پنگلوپ (اے آئی ایم ایس) اس میں خاص طور سے شامل تھے۔

ناگالینڈ کی راجدھانی کوہیما میں بھی مختلف ناگا کمیونٹی کے ہزاروں نمائندوں نے اپنے روایتی لباس میں جوائنٹ کمیٹی آف پروٹسٹ آف انڈیجنس پیپل (جے سی پی آئی)، ناگالینڈ اینڈ نارتھ ایسٹ فورم آف انڈیجنس پیپل (این ای ایف آئی پی) نے مارچ نکالا اور وزیر اعلیٰ نیفیو ریو کو میمورنڈم سونپا؛ میمورنڈم میں کہا گیا کہ شہریت ترمیم بل نارتھ ایسٹ کی کمیونٹیز کے سر پر لٹک رہی خطرے کی تلوار ہے۔

شیلانگ میں منعقد ریلی میں این آئی ایف آئی پی نے الزام لگایا کہ شہریت ترمیم بل، یہاں سے اصل باشندوں کے خاتمے کی کوشش ہے۔این آئی ایف آئی پی نے دعویٰ کیا کہ اگر مرکزی حکومت شہریت ترمیم بل کو نافذ کرے گی تو وہ یواین او سے دخل دینے کی مانگ کرے گا۔اس بل میں افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کے ہندوؤں، جینوں، سکھوں، بودھوں، پارسیوں اور عیسائیوں کو ہندوستانی شہریت دینے کا اہتمام ہے، اکانومک ٹائمس کی رپورٹ کے مطابق، اروناچل پردیش میں نارتھ ایسٹ فورم فار انڈیجنس پیپل کی قیادت میں مظاہرہ ہوا۔فورم کا کہنا ہے کہ انتخاب سے پہلے وزیر اعلیٰ پیما کھنڈو نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس بل کی حمایت نہیں کریں گے۔

حالانکہ، وزیر داخلہ امت شاہ نے حال ہی میں آسام میں کہا تھا کہ نیا شہریت ترمیم بل پارلیامنٹ کے اگلے سیشن میں لایا جائے گا۔جے سی پی آئی نے مشرقی ریاستوں کے وزیر اعلیٰ سے متحد ہو کر اس بل کی مخالفت کرنے کی اپیل کی ہے۔جے سی پی آئی نے کہا، 'موجودہ وقت میں دیماپور میں ۳/سے ۴/لاکھ پناہ گزین رہ رہے ہیں، آسام میں ۳۱/اگست کو این آر سی کا آخری مسودہ جاری ہوا تھا۔یہ آگے اور بڑھنے والا ہے۔شہریت ترمیم بل نافذ ہونے پر ان پناہ گزینوں کو ہندوستانی شہریت مل جائے گی اور ناگالینڈ پہلے جیسا نہیں رہے گا۔

امپھال میں اس بل کے احتجاج میں ہزاروں کی تعداد میں خواتین اور اسٹوڈنٹ سڑکوں پر اترے۔اس احتجاج کی قیادت کرنے والی منی پور پیپل اگینسٹ سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل کا کہنا ہے کہ یہ شہریت ترمیم بل آسام معاہدہ کو بے اثر کردے گا۔ایم اے این پی سی کے کنوینر دلیپ کمار یومنا مچا نے کہا کہ یہ بل باہری لوگوں کو ترجیح دے رہا ہے اور مقامی لوگوں کو نظر انداز کر رہا ہے، اگر ضرورت پڑی تو ہم یواین سے اس میں دخل دینے کی مانگ کریں گے۔

آسام میں آل آسام اسٹوڈنٹ یونین نے کہا کہ وہ آسام معاہدے کی خلاف ورزی کو قبول نہیں کریں گے۔ مرکزی حکومت کا مذہب کی بنیاد پر غیر ملکیوں کو شہریت دینا غیر قانونی ہے کیونکہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے، آل آسام اسٹوڈنٹ یونین ۶/سالوں سے غیر ملکی مخالفت مہم چلا رہا ہے، جو ۱۹۸۵ء میں ہوئے آسام معاہدے سے منسلک ہے۔حالانکہ آسام میں بی جے پی کا کہنا ہے کہ اس بل سے ملک میں شہریت چاہنے والے پناہ گزیروں کی تعداد پر روک لگانے میں مدد ملے گی۔

بی جے پی کے ترجمان اور آسام مائنارٹی ڈیولپمنٹ بورڈ کے چیئرمین سید مومنل اووال نے کہا کہ اپوزیشن اپنے سیاسی مفادات کے لئے شہریت ترمیم بل کو ایک اوزار کی طرح استعمال کر رہا ہے لیکن سچ یہ ہے کہ جاری کئے گئے شہریت ترمیم بل میں شہریت دینے کے لیے کٹ آف تاریخ ۳۱/دسمبر ۲۰۱۴ء دی گئی ہے۔موجودہ اہتماموں کے تحت ہندوستانی شہریت حاصل کرنے کے لئے ۱۲/سال تک ہندوستان میں رہنا ضروری ہے، لیکن شہریت ترمیم بل میں یہ مدت گھٹا کر ۶/سال ہوسکتی ہے اور پناہ گزینوں کو شہریت دینے سے روکنے کے لیے کٹ آف تاریخ بڑھ سکتی ہے۔

بقیہ کتابوں کی دنیا............ چنانچہ جامعہ کے ایک استاذ مولانا عبداللہ قاسمی صاحب نے ان تقریروں کو موبائل سے کاغذ پر منتقل کیا، پیراگراف الگ کیے، ذیلی عناوین لگائے، قرآن واحادیث کے حوالہ سے اسے مزین کیا اور جدید دور میں کام کا جو طریقہ ہوتا ہے اسے اس کتاب کی ترتیب میں برتا اور صد سالہ اجلاس کے موقع سے کی گئی تقریروں کا ایک اچھا مجموعہ تیار کردیا۔ ہمارے یہاں جلسوں میں تقریر کرنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ؛ جو اصلاً واعظ ہوتے ہیں، وعظ ونصیحت کرتے ہیں، ایک گفتگو میں بہت سارے موضوعات کو لپیٹتے رہتے ہیں، دوسرے وہ مقرر ہوتے ہیں جو ایک موضوع کو اٹھا کر اپنی بات اسی پر ختم کرتے ہیں، وہ دوسرے موضوعات کو نہیں چھیڑتے؛ لیکن واعظ ہو یا مقرر، دونوں تقریر کو مؤثر بنانے کے لیے ''ڈائیورسن'' لیتا رہتا ہے، بیچ میں کچھ علمی نکتے، لطائف، اشعار وغیرہ پڑھ کر لوگوں کی توجہ اپنی طرف بنائے رکھنے کی کوشش کرتا ہے کبھی کبھی یہ ''ڈائیورسن'' بہت طویل ہوجاتا ہے اور مقرر لوٹتے وقت کہتا ہے کہ ''اچھا تو میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا''۔

کسی کی بھی تقریر کو مرتب کرتے وقت سب سے زیادہ پریشان کن مرحلہ مرتِب کے لیے یہی ہوتا ہے کہ وہ کس طرح تقریر کے مختلف حصے کو آپس میں مربوط کرے ''ڈائیورسن'' کا کتنا حصہ کاٹے اور کتنا حصہ باقی رکھے، تقریر مرتب کرنے والا اگر اس مرحلہ سے کامیاب گذر گیا تو سمجھیے اس نے اپنا کام مکمل کردیا۔

مجھے خوشی ہے کہ مولانا عبداللہ قاسمی اس مجموعہ میں اس مرحلے سے بھی اچھی طرح گذرے ہیں؛ لیکن یقیناً اس کے لیے انہیں پتہ ماری کرنی ہوئی ہوگی، ہم لوگ کتاب کو اٹھا کر سرسری پڑھ لیتے ہیں اور ہمیں ادراک نہیں ہوتا کہ اس مجموعہ کو مرتَب کرنے میں مرتِب نے کس قدر اپنا خون جگر جلایا ہے۔مولانا عبداللہ قاسمی نے اپنا خون جگر جلا کر پوری علمی بصیرت اور فنی صلاحیت کے ساتھ اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔میں اس اہم تالیف پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ دوسرے موضوعات پر بھی کام کرتے رہیں گے تاکہ ملت کو ان کی صلاحیت اور صالحیت سے فائدہ پہونچتا رہے دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس مجموعہ کو قبول عام وتام نصیب فرمائے۔آمین و صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ و صحبہ اجمعین.

اعلان مفقود الخبری

● معاملہ نمبر ۵۳/۴۴۴۴/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ مصطفیٰ نگر سہرسہ) اجالہ خاتون بنت محمد لعل مقام بھیروپٹی ڈاکخانہ بھیروپٹی ضلع مدھے پورہ۔فریق اول۔ بنام۔محمد آسو ولد محمد سفید مقام گھومنی ڈاکخانہ گھومنی ضلع مدھے پورہ۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ تقریبا ڈیڑھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر دارالقضاء مصطفیٰ نگر سہرسا میں فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۴/ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲/نومبر ۲۰۱۹ء روز سنیچر کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں، واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے اور پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔

● معاملہ نمبر ۳/۴۴۵۸/۴۱ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ مصطفیٰ نگر سہرسہ) جنتی خاتون بنت محمد تصویر مقام سرادہ وارڈ نمبر ۷ ڈاکخانہ بی ایس پٹی تھانہ وضلع سہرسہ۔فریق اول۔بنام محمد قیام ولد محمد علی حسن مقام لوہار ڈاکخانہ تلہر ضلع سہرسہ۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول جنتی خاتون بنت محمد تصویر نے آپ فریق دوم محمد قیام ولد محمد علی حسن کے خلاف دارالقضاء مصطفیٰ نگر سہرسہ میں آٹھ ماہ سے غائب ولا پتہ ہونے ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعے آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۵/ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۳/نومبر ۲۰۱۹ء بروز اتوار بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔

● معاملہ نمبر ۳۴/۱۱۶/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ دھرم پور سمستی پور) مسکان خاتون عرف شاہین خاتون بنت محمد شمیم اختر مقام چک بنگری ڈاکخانہ رجوا ضلع سمستی پور۔فریق اول۔ بنام۔محمد جعفر حسین ولد محمد سلیمان مقام بدھوا چک ڈاکخانہ مال مانڈرو ضلع گڈا۔فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول مسکان خاتون عرف شاہین خاتون بنت محمد شمیم اختر نے آپ فریق دوم محمد جعفر حسین ولد محمد سلیمان کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ دھرم پور سمستی پور میں عرصہ چار سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور دیگر حقوق واجبہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۷/ربیع الاول ۴۱ھ مطابق ۵/نومبر ۱۹ء بروز منگل آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پٹنہ حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

● معاملہ نمبر ۲۳/۵۰/۱۷/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ ڈھاکہ) شبنم پروین بنت فاروق میاں مقام چھچھی پور، لوکھان، ڈاکخانہ لوکھان، ضلع مشرقی چمپارن۔فریق اول۔ بنام۔شہزاد عالم ولد حبیب اللہ میاں مقام اسلام پر ٹولہ ڈاکخانہ وضلع شیوہر۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ تقریبا ایک سال سے غائب ولا پتہ ہونے، حق زوجیت ادا نہ کرنے اور نان ونفقہ نہ دینے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۵/ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۳/نومبر ۲۰۱۹ء روز اتوار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذخور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۸۰/۱۷۰۷/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ ڈھاکہ) بی بی فاطمہ خاتون بنت اطیع اللہ مقام وڈاکخانہ دیہی ضلع مشرقی چمپارن۔فریق اول۔ بنام۔شمشاد انصاری بن قیوم الدین مقام بوہروا، ڈاکخانہ مہوا آوا، ضلع مشرقی چمپارن۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ دوسال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کرانے کے لئے دارالقضاء ڈھاکہ میں معاملہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ ساعت ۱۳/ربیع الاول ۴۱ھ مطابق ۱۱/نومبر ۲۰۱۹ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکورہ پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت۔

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

این آرسی سے متعلق حضرت امیر شریعت کے پیغام کو گھر گھر پہونچائیں: مولانا محمد شبلی القاسمی

امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم جناب مولانا محمد شبلی القاسمی نے ایک بیان میں کہا کہ ان دنوں پورے ملک میں الیکشن شناختی کارڈ کے ویری فیکیشن کا عمل جاری ہے، الیکشن کمیشن کی طرف سے ۱۵/اکتوبر تک آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے، اس لئے پوری احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنا ووٹر آئی کارڈ ویری فیکیشن کرالیں اگر نام، عمر یا ولدیت میں کسی طرح کی کوئی غلطی ہے تو اسے درست کرلیں اور جن لوگوں کی عمر ۱۸/سال ہوگئی ہے ان کے ووٹر آئی کارڈ بنانے کے لئے بھی فارم بھریں، یہ کام خود بھی موبائل ایپ اور کمپیوٹر کی مدد سے کیا جاسکتا ہے، اس کے لیے خاص ویب سائٹ لانچ کیا گیا ہے https://nvsp.in اس پر لاگ ان کر کے ویری فکیشن اور تصحیح کا کام کر سکتے ہیں۔ ویری فکیشن کے بعد اس کی رسید بی ایل او کے پاس جمع کر دیں اور ان سے اس کے مطابق تصحیح کر کے کارڈ بنوانے کے لئے بھی کہیں، اس کام میں کسی طرح کی غفلت ہرگز نہ برتیں یہی آئندہ دنوں میں این، پی، آر اور این آرسی کی بنیاد بنے گی؛ جو لوگ اپنے وطن سے دور معاش کی تلاش میں باہر ہیں انہیں بھی پہلی فرصت میں یہ کام کر لینا چاہیے۔ الیکشن کمیشن نے اس کے لیے ۱۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء تک کا وقت دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کی طرف سے چیف الیکشن کمیشنر آف انڈیا اور چیف الیکٹورل آفیسر بہار کو ایک خط بھی لکھا گیا ہے، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ویری فکیشن کی تاریخ میں کم از کم تین ماہ کی توسیع کی جائے، کیوں کہ اتنے کم وقت میں یہ کام ممکن نہیں ہے، نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ تمام جگہوں کے بی ایل او کو ہدایت دی جائے کہ وہ کام کی رفتار کو بڑھائیں اور بغیر کسی بھید بھاؤ اور تعصب کے غیر جانبداری کے ساتھ ویریفکیشن اور تصحیح کے کام کو طے شدہ مدت کے اندر انجام دیں۔ امیر شریعت کی طرف سے لکھے گئے خط میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ ویب سائٹ کی رفتار کو بھی بڑھایا جائے، اور اس کے اندر ہونے والی تکنیکی دشواریوں کو دور کیا جائے، تاکہ آسانی کے ساتھ لوگ اپنے اپنے آئی کارڈ کی تصحیح اور ویری فکیشن کا کام کر سکیں۔ انہیں مطالبات کو لے کر قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب کی قیادت میں امارت شرعیہ کا ایک موقر وفد چیف الیکٹورل آفیسر بہار سے ملا، اس وفد میں جناب مولانا سہیل احمد ندوی صاحب نائب ناظم اور جناب سمیع الحق صاحب نائب انچارج بیت المال بھی شریک تھے، وفد نے اپنے مطالبات رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک میمورنڈم بھی پیش کیا، چیف الیکٹورل آفیسر نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مطالبات کو پورا کیا جائے گا۔

مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے این آرسی کے تعلق سے کہا کہ اس وقت ملک کے وزیر داخلہ کے بیانات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آنے والے دنوں میں این آرسی پورے ملک میں نافذ ہوگا اور یہ صرف مسلمانوں کے لیے ہوگا، اس سلسلہ میں ضروری دستاویزی کاغذات کی تیاری وفراہمی، اصلاح وترمیم بھی کرالینا ضروری ہے، حضرت امیر شریعت مفکر اسلام مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ بڑی فکرمندی کے ساتھ این، آر، سی اور این، پی، آر کے متعلق ضروری کاغذات تیار کرانے اور جمع کرانے کی تحریک گذشتہ کئی ماہ سے چلا رہے ہیں، پمفلٹ، اخبارات اور سوشل میڈیا پر برابر ان کے بیانات بھی شائع ہو رہے ہیں، ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ حضرت کے اس پیغام کو گھر گھر پہونچائیں اور سماج کے ہوش مند و با اثر اصحاب اس مہم کو جنگی پیمانے پر چلائیں، امارت شرعیہ اپنی سطح سے نقباء، مخلصین، ارباب حل وعقد، ذیلی دفاتر ودار القضاء کے ذمہ داروں کو برابر متوجہ کر رہی ہے اور یہ حضرات بحمد اللہ پوری دلچسپی اور لگن کے ساتھ ملی فریضہ سمجھ کر اس کام کو انجام دے رہے ہیں، اللہ کے فضل سے ان لوگوں کی سرگرم تحریک سے لوگوں میں بیداری بھی آرہی ہے؛ لیکن اس سمت میں تمام جماعتوں، تنظیموں اداروں اور فکرمند شخصیات کو مسلسل محنت کرنے اور لوگوں کو بیدار کرنے کی سخت ضرورت ہے، ائمہ مساجد اور خطباء حضرات جمعہ کے پیغام میں اس پہلو پر لگاتار روشنی ڈالیں اور حضرت امیر شریعت مدظلہ نے این آرسی کے متعلق جن باتوں پر توجہ دلائی ہے، اس سے لوگوں کو واقف کرائیں اور حضرت کے پیغام کو پڑھ کر سنائیں۔

مولانا محمد صدیق صاحب کے انتقال پر امیر شریعت کا اظہار تعزیت

خانقاہ رحمانی اور امارت شرعیہ میں تعزیتی نشست اور ایصال ثواب

امارت شرعیہ کے رکن شوریٰ اور جھارکھنڈ کے مشہور عالم دین جناب مولانا محمد صدیق صاحب مظاہری امام وخطیب جامع مسجد اپر بازار رانچی کے انتقال پر ملال پر امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے رنج وغم کا اظہار کیا ہے، اور اہل خانہ سے تعزیتی کلمات کہے ہیں، انہوں نے کہا کہ مولانا اپنی علمی ودینی خدمات کی وجہ سے رانچی میں مقبول تھے، انہوں نے بڑے وقار اور پرہیزگاری کے ساتھ لانبے عرصہ تک امامت کا فریضہ انجام دیا، وہ دینی، اصلاحی اور تحریکی کاموں میں سرگرم رہا کرتے تھے، وہ امارت شرعیہ کی مجلس شوری کے رکن تھے، اور امارت کی ترقی وبہتری کے لیے انہوں نے بھرپور کوشش کی، اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور گھر کے تمام لوگوں کو صبر وسکون عطاء کرے (آمین) مولانا محمد صدیق صاحب کے لیے جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر میں ختم قرآن اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا، جس میں جامعہ رحمانی کے طلبہ، اساتذہ، کارکنان اور خانقاہ رحمانی کے واردین وصادرین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں بھی مرحوم کے لیے تعزیتی نشست منعقد ہوئی اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا، جس میں قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی کے علاوہ امارت شرعیہ کے دیگر ذمہ داران وکارکنان نے شرکت کی اور اظہار رنج نیز مولانا مرحوم کے اہل خانہ سے تعزیت کے ساتھ ساتھ مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا کی۔

ہفتۂ رفتہ

مولانا محمد راشد العزیری ندوی

دہشت گردی کے اکثر واقعات میں اسرائیل کا ہاتھ: کاربن

برطانیہ کی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر جورمی کاربن نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کو غیر مستحکم کرنے اور اسلام کو بدنام کرنے کے لیے اسرائیل دہشت گردانہ واقعات کو انجام دیتا ہے۔ ایک انٹرویو میں برطانوی لیبر پارٹی کے رہنما کاربن نے کہا کہ دنیا بھر میں زیادہ تر دہشت گردانہ واقعات کے پیچھے اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے غیر قانونی قیام کے بعد ہی مشرق وسطیٰ میں شدت پسندی اور دہشت گردی کو فروغ ہوا ہے، جس میں سعودی عرب کے پٹروڈالر اور سخت گیر نظریات نے آگ میں گھی کا کام کیا ہے۔ کاربن نے کہا کہ مغربی ملکوں کو اسلاموفوبیا کو ہوا دینا بند کرنا چاہیے، اس لیے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپگنڈا کے سبب ہی بے گناہ مسلمانوں کو دنیا بھر میں نفرت کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ غور طلب ہے کہ کاربن برطانیہ کے ایسے لیڈر ہیں جو کھل کر فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کی مذمت کرتے رہے ہیں اور اس کے لیے وہ کسی سیاسی نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

یوپی میں غیر ملکیوں کو تلاشنے کی مہم شروع

اتر پردیش حکومت نے پولیس کو ریاست میں رہ رہے غیر قانونی بنگلہ دیشیوں اور دوسرے غیر ملکی افراد کی پہچان کرنے کی ہدایت دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، غیر ملکی افراد کی پہچان کر کے ان کو ان کے ملک بھیجا جائے گا۔ یوپی پولیس کے ڈی جی پی نے کہا کہ، یہ فیصلہ ریاست کی انٹرنل سکیورٹی کے لیے بے حد اہم ہے۔ ڈی جی پی نے اپنے ایک مکتوب میں ضلع پولیس کو کہا ہے کہ وہ سرچ مہم چلائیں اور مشکوک افراد کی پہچان کو یقینی بنائیں۔ یہ سرچ مہم جھونپڑی اور ٹرانسپورٹ بس میں چلانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یوپی پولیس کو ایسے سرکاری ملازمین کی پہچان کرنے کو بھی کہا گیا ہے جنہوں نے غیر ملکی افراد کو فرضی دستاویز بنانے میں مدد کی ہے۔ بنگلہ دیشی اور دوسرے غیر ملکی افراد کی پہچان ہونے پر اس کے فنگر پرنٹ لیے جائیں گے۔ پولیس نے سبھی کنسٹرکشن کمپنی کو بھی ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے یہاں کام کرنے والے سبھی ملازمین کا آئی کارڈ اپنے پاس رکھیں۔ اتر پردیش پولیس کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے اضلاع کے باہری علاقوں میں مشکوک افراد کے دستاویزات کی تصدیق کریں۔ غور طلب ہے کہ اس سے پہلے ہریانہ کے وزیر اعلیٰ منوہر لال کھٹر نے بھی اعلان کیا تھا کہ ان کی ریاست میں بھی این آرسی نافذ کی جائے گی۔

شہری ترمیمی بل لوک سبھا سے پاس کرایا جائے گا: امیت شاہ

مغربی بنگال میں این آرسی نافذ کرنے سے قبل شہری ترمیمی بل پارلیمنٹ سے پاس کرانے کا اعلان کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا ہے کہ میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ بنگال کے اصل باشندوں کو ریاست سے نکال باہر نہیں کیا جائے گا نیتاجی اسٹڈیم میں "این آرسی اور شہری ترمیمی بل" پر منعقد سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے امیت شاہ نے کہا کہ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ بنگال کے اصلی باشندوں کو پریشان ہونے نہیں دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہندو، سکھ، جین اور عیسائیوں رفیوجیوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور گھس پیٹھیوں کو چھوڑا نہیں جائے گا بلکہ نکالا جائے گا، امیت شاہ نے کہا کہ نریندر مودی حکومت پہلے شہری ترمیمی بل پارلیمنٹ سے پاس کرائے گی۔ (یواین آئی)

آسام میں بن رہا ہے سب سے بڑا احراستی مرکز

آسام کے گول پورا ضلع میں اگلے سال سے ملک کا سب سے بڑا احراستی مرکز (ڈیٹنشن سنٹر) شروع ہو جائے گا، اس ڈیٹنشن سنٹر میں غیر ملکی مجرموں اور ان لوگوں کو رکھا جائے گا جنہیں ٹریبونلس نے غیر ملکی قرار دیا ہو۔ گزشتہ سال جون میں مرکزی وزارت داخلہ نے گوہاٹی سے ۱۲۵/کلو میٹر دور مٹیا میں ۲۰/بیگھہ زمین پر ۴۶٫۵/کروڑ کی لاگت سے اس سنٹر کی منظوری دے دی تھی، اس کا پورا خرچ مرکزی حکومت برداشت کرے گی، اس سنٹر میں ۳۰۰۰/لوگوں کو رکھا جا سکے گا، اسی سال مئی میں گوا میں بھی ایک ڈیٹنشن سنٹر کھول دیا گیا تھا، ۲۰۱۴ء میں مرکز نے تمام ریاستوں سے ایک ڈیٹنشن سنٹر کھولنے کے لئے کہا تھا، جن میں ایسے لوگوں کو رکھا جا سکے جو غیر قانونی ہجرت کر کے آئے ہیں، غیر ملکی شہری جو ڈپورٹیشن یا شہریت ثابت نہ ہونے پر اپنے ملک بھیجے جانے کا انتظار کر رہے ہوں۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زر تعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کر دیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید مفید ودینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ @imaratshariah کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)

Volume:57/67,Issue:38 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

NAQUEEB WEEKLY

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

کرے ہے عداوت بھی وہ اس ادا سے
لگے ہے کہ جیسے محبت کرے ہے
(کلیم عاجز)

آر ایس ایس کے بارے میں ہم کتنا جانتے ہیں؟

افتخار گیلانی

متعدد تجزیہ کار کئی بار ہندوستان کی حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی کو یورپ کے دائیں بازو کی قدامت مگر غیر فرقہ پرست جماعتوں یعنی جرمنی کی کرسچن ڈیموکریٹ یا برطانیہ کی ٹوری پارٹی سے تشبیہ دیکر چوک جاتے ہیں، کہ ان یورپی سیاسی جماعتوں کے برعکس بی جے پی کی کمان اس کے اپنے ہاتھوں میں نہیں ہے۔اس کی طاقت کا اصل سرچشمہ اور نکیل ہندو قوم پرستوں کی مربی تنظیم راشٹریہ سیویم سنگھ (آرایس ایس) کے پاس ہے، جو بلاشبہ فی الوقت دنیا کی سب سے بڑی خفیہ تنظیم ہے، جس کے مالی وانتظامی معاملات کے بارے میں بہت ہی کم معلومات ابھی تک منظر عام پر آئی ہیں۔گو کہ آرایس ایس اپنے آپ کو ایک ثقافتی تنظیم کے طور پر متعارف کرواتی ہے، مگر حال ہی میں اس کے سربراہ موہن بھاگوت نے یہ کہہ کر چونکا دیا کہ ہنگامی صورت حال میں ان کی تنظیم صرف تین دن سے بھی کم وقفہ میں ۲۰/لاکھ سیوم سیوکوں (کارکنوں) کو جمع کر کے میدان جنگ میں لاسکتی ہے۔فوج کو صف بندی اور تیاری میں کئی ماہ درکار ہوتے ہیں۔ وہ یہ بتانے کی کوشش کر رہے تھے، کہ آرایس ایس کی تنظیمی صلاحیت اور نظم وضبط فوج سے بدرجہا بہتر ہے۔

معروف مصنف اور قانون داں اے جی نورانی نے حال ہی میں شائع ۵۰۰/صفحات پر مشتمل ضخیم تصنیف A Menace to India The RSS میں اس تنظیم کے حوالے سے کئی انکشافات کئے ہیں۔گو کہ بی جے پی کے لیڈران روزمرہ کے فیصلہ کرنے میں آزاد ہوتے ہیں، مگر اہم فیصلوں کے لیے ان کو آرایس ایس سے اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔بی جے پی میں سب سے طاقتور آرگنائزنگ جنرل سیکریٹری آر ایس ایس کا ہی نمائندہ ہوتا ہے۔آرایس ایس کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ ایک خاص پوزیشن کے بعد صرف غیر شادی شدہ کارکنان کو ہی اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا جاتا ہے۔آرایس ایس میں شامل ہونے اور پوزیشن حاصل کرنے کے لیے ہندوستان کے موجودہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنی اہلیہ جسودھا بین کو شادی کے چند سال بعد ہی چھوڑ دیا تھا۔اس لئے آرایس ایس کی پوری لیڈرشپ غیر شادی شدہ لوگوں پر مشتمل ہے۔آر ایس ایس کے سب سے نچلے یونٹ کو شاکھا کہتے ہیں۔ایک شہر یا قصبہ میں کئی شاکھائیں ہوسکتی ہیں۔ ہفتہ میں کئی روز دہلی کی پارکوں میں یہ شاکھائیں ڈرل کے ساتھ ساتھ لاٹھی، جوڈو، کراٹے اور یوگا کی مشق کا اہتمام کرتے ہوئے نظر آتی ہیں۔آرایس ایس کے سربراہ کو سرسنگھ چالک کہتے ہیں اور اس کی مدد کے لیے چار راشٹریہ سہکر واہ یعنی معتمد ہوتے ہیں۔اس کے بعد اسکے چھ تنظیمی ڈھانچے ہیں۔جن میں کیندریہ کاریہ کاری منڈل، اکھل بھارتیہ پرتیندی سبھا، پرانت یا ضلع سنگھ چالک، پرچارک، پرانت یا ضلع کاری کاری منڈل اور پرانت پرتیندی سبھا شامل ہیں۔ پرانت پرچارک جو کسی علاقے یا ضلع کا منتظم ہوتا ہے کا غیر شادی شدہ یا خانگی مصروفیات سے آزاد ہونا لازمی ہوتا ہے۔بی جے پی کی اعلیٰ لیڈرشپ میں فی الوقت وزیر اعظم مودی اور صدر امت شاہ آرایس ایس کے کارکنان رہے ہیں۔ اس کے باوجود آرایس ایس نے اپنے دو سینئر پرانت پراچارک رام مادھو اور رام لال کو بی جے پی میں بطور جنرل سیکریٹری تعینات کیا ہے، تاکہ پل پل کی خبر موصول ہو۔نورانی کے بقول اس تنظیم کی فلاسفی ہی فرقہ واریت، جمہوریت مخالف اور فاشزم پر ٹکی ہے۔سیاست میں چونکہ کئی بار سمجھوتوں اور مصالحت سے کام لینا پڑتا ہے اس لئے اس میدان میں براہ راست کودنے کے بجائے اس نے ۱۹۵۱ء میں جن سنگھ اور پھر ۱۹۸۰ء میں بی جے پی تشکیل دی، بی جے پی پر اس کی گرفت کے حوالے سے نورانی کا کہنا ہے کہ آرایس ایس کی ایما پر اس کے تین نہایت طاقتور صدور ماؤلی چندرا شرما، بلراج مدھوک اور ایل کے ایڈوانی کو برخاست کیا گیا۔اڈوانی کا قصور تھا کہ ۲۰۰۵ء میں کراچی میں اس نے بانی پاکستان محمد علی جناح کو ایک عظیم شخصیت قرار دیا تھا۔مصنف کی دلیل ہے کہ جو افراد بی جے پی کو یورپ کی قدامت پسند جماعتوں کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں، وہ اس پارٹی کی تاریخ اور تنظیم سے واقف نہیں ہیں۔ان کے لیے عرض ہے کہ؛

آپ پوپ کو کبھی پروٹسٹنٹ نہیں بنا سکتے ہیں۔ تنظیم کی فلاسفی اور بنیاد ہی فرقہ وارانہ خطوط پر ٹکی ہے۔آرایس ایس کی تقریباً ۱۰۰/سے زائد شاخیں ہیں، جو الگ الگ میدانوں میں سرگرم ہیں۔ جیسا کہ سیاسی میدان میں بی جے پی، حفاظت یا سیکورٹی کے لیے (دوسرے لفظوں میں غنڈہ گردی کے لیے) بجرنگ دل، مزدوروں یا ورکروں کے لیے بھارتیہ مزدور سنگھ، دانشوروں کے لیے وچار منچ، غرض کہ سوسائٹی کے ہر طبقہ کی رہنمائی کے لیے کوئی نہ کوئی تنظیم ہے۔حتیٰ کہ پچھلے کچھ عرصہ سے آرایس ایس نے مسلم راشٹریہ منچ اور جماعت علماء نامی دو تنظیمیں قائم کر کے انہیں مسلمانوں میں کام کرنے کے لیے مختص کیا ہے۔ پچھلے انتخابات کے دوران یہ تنظیمیں کشمیر میں خاصی سرگرم تھیں۔ان سبھی تنظیموں کے لیے آرایس ایس کیڈر بنانے کا کام کرتی ہے، اور ان کے لئے اسکولوں اور کالجوں سے ہی طالب علموں کی مقامی شاکھاؤں کے ذریعے ذہن سازی کی جاتی ہے۔آج کے دن اس کی کل شاکھاؤں کی تعداد ۸۴۸۷۷/ ہے جو ملک اور بیرون ملک کے مختلف مقامات پر ہندوؤں کو انتہا پسندانہ نظریاتی بنیاد پر جوڑنے کا کام کر رہی ہیں۔۲۰/سے ۳۵/سال کی عمر کے تقریباً ایک لاکھ نوجوانوں نے پچھلے ایک سال میں آرایس ایس میں شمولیت اختیار کی ہے۔اس کے ساتھ ہی آرایس ایس ہندوستان کے ۸۸/فیصد بلاک میں اپنی شاکھاؤں کے ذریعے رسائی حاصل کر چکا ہے۔قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ ایک سال میں آرایس ایس نے ۱۱۳۴۲۱/تربیت یافتہ سوئم سیوک سنگھ تیار کیے ہیں۔ ہندوستان سے باہر ان کی کل ۳۹/ممالک میں شاکھائیں ہیں۔ یہ شاکھائیں ہندو سوئم سیوک سنگھ کے نام سے کام رہی ہیں۔ ہندوستان سے باہر آرایس ایس کی سب سے زیادہ شاکھائیں نیپال میں ہیں۔اس کے بعد امریکہ میں اس کی شاکھاؤں کی تعداد ۱۴۶/ہے۔ برطانیہ میں ۸۴/شاکھائیں ہیں۔آرایس ایس کینیا کے اندر بھی کافی مضبوط حالت میں ہے۔کینیا کی شاکھاؤں کا دائرہ کار پڑوسی ممالک تنزانیہ'یوگانڈا' ماریشش اور جنوبی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے اور وہ ان ممالک کے ہندوؤں پر بھی اثرانداز ہو رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کی پانچ شاکھائیں مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک میں بھی ہیں۔ چوں کہ عرب ممالک میں جماعتی اور گروہی سرگرمیوں کی کھلی اجازت نہیں ہے اس لئے وہاں کی شاکھائیں خفیہ طریقے سے گھروں تک محدود ہیں۔ بتایا جاتا ہے، کہ بابری مسجد کی مسماری اور رام مندر کی تعمیر کے لیے سب سے زیادہ چندہ ان ہی ممالک سے آیا تھا۔فن لینڈ میں ایک الکٹرانک شاکھا ہے جہاں ویڈیو کیمرے کے ذریعے بیس ممالک کے افراد جمع ہوتے ہیں۔

یہ ممالک وہ ہیں جہاں پر آرایس ایس کی باضابطہ شاکھا موجود نہیں ہے۔ بیرون ملک آرایس ایس کی سرگرمیوں کے انچارج رام مادھو ہیں، جو اس وقت بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری بھی ہیں۔ کشمیر امور کو بھی دیکھتے ہیں، اور وزیر اعظم مودی کے بیرونی دوروں کے دوران بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کی تقاریب منعقد کراتے ہیں۔آرایس ایس کے ایک چوٹی کے لیڈر سے مکالمہ کرتے ہوئے ایک بار میں نے پوچھا کہ آیا مسلمان، جو ہندوستان کے مکین ہیں کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے۔تو ان کا کہنا تھا کہ مسلمانوں سے ان کو کوئی شکایت نہیں ہے اگر وہ ہندو جذبات کا خیال رکھیں۔ میں نے پوچھا کہ ہندو جذبات سے ان کی کیا مراد ہے؟ تو ان کا کہنا تھا: ''ہندو کم وبیش ۳۲/کروڑ دیوی دیوتاؤں پر یقین رکھتے ہیں، ہمارے لئے یہ کوئی ناک کا مسئلہ نہیں کہ ہم پیغمبر اسلام کی بھی اسی طرح عزت افزائی کریں۔مگر مسلمان اس کی اجازت نہیں دیتے ہیں، اور نہ ہی اپنے یہاں کسی ہندو دیوی دیوتا کی تصویر یا مورتی رکھتے ہیں۔ اپنے دفتر کی دیوار پر بابا گرونانک اور گرو گوبند سنگھ کی لٹکتی تصویر اور کونے میں مہاتما بدھ اور مہاویر کی مورتیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا؛ دیگر مذاہب یعنی سکھوں، بدھوں اور جینیوں نے ہندوؤں کے ساتھ رہنے کا سلیقہ سیکھا ہے، جو مسلمانوں کو بھی سیکھنا پڑے گا۔

غالباً گجرات فسادات کے بعد ۲۰۰۲ء میں ایک مسلم وفد آرایس ایس کے اس وقت کے سربراہ کے سدرشن جی سے ملنے ان کے صدر دفتر ناگپور چلا گیا۔جس میں اعلیٰ پایہ کے مسلم دانشور شامل تھے۔ ملاقات کا مقصد ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی کو کم کرنے کے لیے آرایس ایس کو قائل کرنا تھا اور ان کے سامنے مسلمانوں کے نظریہ کو رکھنا تھا۔اس وفد کے ایک رکن کے بقول کہ جب ہم نے سدرشن جی سے پوچھا کہ کیا مسلمانوں اور ہندوؤں میں مفاہمت نہیں ہوسکتی ہے؟ کیا رسہ کشی کے ماحول کو ختم کر کے دوستانہ ماحول میں نہیں رہا جاسکتا ہے؟ اس کے جواب میں سدرشن نے مسلم وفد کو بتایا کہ؛ ضرور آرایس ایس جیسی شدت پسند تنظیم مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرسکتی ہے، لیکن اس کے لیے شرط ہے۔آپ لوگ (مسلمان) کہتے ہو کہ اسلام ہی برحق اور سچا دین ہے، آپ ایسا کہنا چھوڑ دیجئے اور کہیے کہ اسلام بھی برحق اور سچا دین ہے تو ہماری آپ کے ساتھ مفاہمت ہوسکتی ہے۔

اسلام ہی حق ہے کے بجائے اسلام بھی حق ہے، کا مطالبہ کرنا بظاہر ایک معمولی بات ہے اور یہ مطالبہ اب فرقہ پرست ہی نہیں، بلکہ خود ساختہ لبرل مسلمانوں کی طرف سے بھی کیا جاتا ہے۔مگر آرایس ایس علماء و دانشوروں پر مبنی اس وفد کو اس بات پر قائل نہیں کرا سکی کیونکہ وفد کے تمام لوگ دینی علوم سے مکمل طور پر واقفیت رکھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ اس مطالبے کو ماننے سے ان کے ایمان کا کیا حشر ہو جائے گا۔(بشکریہ وحدت نئی دہلی)